31

ستمبر ۲۰۲۳ء

ماہنامہ

ولی اللہ

ارمغان

ARMUGHAN, PHULAT, پھلت ضلع مظفر نگر

MUZAFFAR NAGAR-251201. (U.P.)

www.armughan.net

₹25/-

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

ماہنامہ

ارمغان

ولی اللہ

جلد ۳۱ شمارہ ۹ ستمبر ۲۰۲۳ء مطابق ربیع اوّل ۱۴۴۵ھ

سر پرست :
حضرت مولانا محمد کلیم صد یقی

مدیــــر
وصی سلیمان ندوی

مجلس مشاورت
☆ مولانا محمد طـاھر نـدوی
☆ مولانا محمد اقبـال قاسمی
☆ مفتی محمد ھا رون مظاھری

پتـــــہ
دفتـــر ارمغـــان
پُھلت ضلع مظفر نگر
Phulat, Distt. Muzaffar Nagar
251201 (U.P.) INDIA
Mob : +91-9528157838
9548893624 , 9412411876
e-mail : arm313@gmail.com
armuganphulat@yahoo.com
Website: www.armughan.net

ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے اتفاق ضروری نہیں
ہر قسم کی چارہ جوئی کیلئے مظفرنگر کی عدالت سے رجوع کیا جائے

چیف رپورٹر : محمد ادریس قریشی
مشیر قانونی : امجدعلی ایڈوکیٹ
موبائیل : 9897354040

سرکولیشن انچارج: محمّد حنیف قاسمی
سرکولیشن منیجر : عبدالقدیر انصاری
مشیر اعزازی: ایوب بھائی بارڈولی والے

زرتعـــاون

❖ فی شمارہ 25 روپے ❖ سالانہ 300 روپے ❖ سالانہ رجسٹرڈ ڈاک سے 500 روپے
❖ اعزازی تعاون 1000 روپے ❖ بیرونی ممالک سے 30 امریکی ڈالر ❖ لائف ممبرشپ 8000 روپے (برائے ۲۰ سال)

پرنٹر پبلشر محمد ادریس قریشی نے ڈیلکس پریس راج مارکیٹ مظفرنگر سے چھپوا کر جمعیت شاہ ولی اللہ کیلئے پھلت ضلع مظفرنگر سے شائع کیا
(مدیر: وصی سلیمان ندوی)

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرس

☆	(اداریہ)	وصی سلیمان ندوی	۳
☆	مسجد کے ائمہ حضرات اور متولیان سے گذارش	مولانا محمد کلیم صدیقی	۵
☆	پیارے نبی کی پیاری باتیں	جناب انور غازی	۱۰
☆	غزل	جناب سرفراز بزمی	۱۱
☆	آپ ﷺ کا غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک	ڈاکٹر منظور عالم	۱۲
☆	جانور سے فائدہ اٹھانا، اسلامی نقطہ نظر	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی	۱۷
☆	نعت پاک	جناب حفیظ محمود بلند شہری	۱۹
☆	''ہر مرض کی دوا ہے صل علی محمدؐ'' کا مقدمہ	پروفیسر محسن عثمانی ندوی	۲۰
☆	اردو زبان اور حکومت کی نئی تعلیمی پالیسی	مولانا ممشار علی قاسمی	۲۲
☆	اہل شرک کا نقصان اور داعی	مولانا اعجاز ثاقب عمری	۲۵
☆	غیبت، ایک سماجی برائی	مولانا عبید اللہ شمیم قاسمی	۲۸
☆	جذباتی آزمائشیں	مولانا شمس نوید عثمانی مرحوم	۳۲
☆	رحمتوں کا نزول ہو تجھ پر۔ بھائی صاحب مرحوم	حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی	۳۴
☆	خبروں کی دنیا	محمد سعد ادریس قریشی قاسمی	۳۷
☆	فقہی مسائل	مفتی محمد عاشق صدیقی ندوی	۳۸
☆	کتاب نما	وصی سلیمان ندوی	۳۹
☆	آخری صفحہ	مولانا محمد کلیم صدیقی	۴۰

○ اس دائرہ میں سرخ نشان اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت **ستمبر** سے ختم ہو رہی ہے، رسالہ کو مسلسل جاری رکھنے کے لئے دفتر کو اطلاع دیں یا فوراً رقم ارسال فرمائیں۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

انسانیت آج بھی اسی در کی محتاج ہے

رسول رحمت، سید الاولین والآخرین امام الانبیاء والمرسلین، سید الابرار، احمد مختار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ایک کامل ومکمل اور عظیم ترین شخصیت ہے جس نے کائنات کے ہر ذرے، ہر گوشے اور ہر شعبۂ حیات کو متاثر کیا ہے، آپ ﷺ نے دنیا کو ضابطہ اخلاق دیا، قانون دیا، اصول دیئے، معیار زندگی عطا کیا، اور عقائد وعبادات، معاملات ومعاشرت اور اخلاق کے ہر میدان میں دنیا کی رہ نمائی کی۔ نبی رحمت ﷺ کی حیات طیبہ انسانی زندگی کے تمام گوشوں پر محیط ہے، اور اس میں ہمارے لئے ہر درد کا مداوا، اور ہر دکھ کا علاج ہے، وہ بیک وقت ایک امانت دار تاجر، ایک بہترین شوہر، ایک اچھے دوست، ایک معلم ومربی، ایک عظیم الشان داعی، ایک زبردست کمانڈر اور سپہ سالار، ریاست مدینہ کے ایک سربراہ، ایک کامیاب جج، ایک کامیاب رہبر، اور ایک کامیاب سیاسی قائد کے طور پر ہمارے لئے رول ماڈل ہیں، یتیموں کے ماویٰ، فقیروں کے ملجا، بیواؤں اور مسکینوں کے غم خوار اور اپنے پرائے کے غم کھانے والے ایک ہمدرد کی حیثیت سے بھی ان کی زندگی ہمارے لئے ایک مثال ہے۔

یہ ایک حقیقت بھی ہے، اور اس پر ہمارا ایمان بھی ہے، کہ ان کے نقش قدم پہ چلنے سے منزلیں ٹھوکروں میں آتی ہیں، اور ان کے ساتھ وفاداری کرنے سے اس دنیائے فانی ہی سے نہیں، لوح وقلم سے بھی ہمارا رشتہ مضبوط ہوتا ہے، تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس دور کی ان کی امت کو اپنے نبی ﷺ سے کوئی مناسبت باقی ہے یا نہیں؟ تعلیم یافتہ اور شائستہ سمجھے جانے مسلمانوں میں اپنے سردار وپیشوا، اور ہادی ورہنما کی زندگی کا کوئی شائبہ موجود ہے یا نہیں؟ جس کی پاکیزہ زندگی ہمارے لئے رول ماڈل بتائی گئی ہے، اور جس کے اوصاف سے کتابوں کے اوراق بھرے پڑے ہیں اس کا کوئی پرتو ہماری زندگیوں پر پڑا ہے یا نہیں؟ رسول اکرم ﷺ کی انسانوں کے ساتھ ہی نہیں، بے زبان جانوروں کے ساتھ محبت وشفقت مثالی رہی ہے، دیکھنا یہ ہے کہ ہماری شفقت ورحمت بھی ضرب المثل ہے یا نہیں؟ ہم آپ ﷺ کے لئے رات دن یہ گنگناتے نہیں تھکتے کہ: فقیروں کا ملجا، ضعیفوں کا ماویٰ، یتیموں کا والی، غلاموں کا مولی، تو دیکھنا یہ ہے کہ ہم بھی غریبوں کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں یا نہیں؟ ہم بھی غیروں کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں یا نہیں؟ ہم بھی اپنوں اور غیروں کی غم خواری میں مصروف رہتے ہیں یا نہیں؟ جس طرح رسول اکرم ﷺ کی ذات غریبوں، ضعیفوں، یتیموں کا آسرا ہوتی تھی، ہماری اپنی ذات بھی فقیروں اور ضعیفوں، یتیموں اور غلاموں کے لئے مرجع امید ہے یا نہیں؟ رسول اکرم ﷺ ایک دن میں ستر ستر بار معاف کرنے کی تاکید فرماتے تھے، تو سوال یہ ہے کہ ہم کو بھی عفو ودرگزر کی کچھ عادت ہے یا نہیں؟ رسول اکرم ﷺ صرف اخلاق حسنہ پر عامل نہیں تھے، بلکہ بلند ترین اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوئے

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

تھے،تو دیکھنا چاہئے کہ ہم بھی اپنے حسن اخلاق سے دشمن کو دوست بنانے کا ہنر جانتے ہیں یا نہیں؟ کیا ہم نے بھی کبھی کسی برائی کی بیخ کنی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کیا ہے؟ کیا ہمیں بھی بچھڑے ہوئے دلوں کے ملانے کی کبھی توفیق ہوتی ہے؟ کیا ہم نے بھی کبھی قوم وملت کی صلاح وفلاح کی خاطر اپنا کاروبار، اپنا مال ومتاع قربان کیا ہے؟ اور جس طرح ہمارے نبی ﷺ ایک ایک فرد کی ہدایت کے لئے بے چین اور فکر مند رہا کرتے تھے، اور آپ کے چہرہ انور پر فکر مندی اور درد و کڑھن کے احساسات پڑھے جا سکتے تھے، کیا اس کا کوئی حصہ کبھی ہمیں بھی نصیب ہوا ہے؟

یہ ایک نا قابل انکار حقیقت ہے کہ رسول رحمت ﷺ سیرت طیبہ کی ضرورت ہر دور میں رہی ہے، لیکن موجودہ دور میں اس کی اہمیت ومعنویت اور ضرورت پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ موجودہ دور گلوبلائزیشن اور عالمگیریت کا ہے، اور پوری دنیا ایک گلوبل سسٹم اور عالمگیر نظام کی طرف تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے، سائنس اور ٹکنالوجی روزانہ ترقی کے نئے آسمان فتح کر رہی ہے، ہر روز نئی نئی ایجادات سامنے آ رہی ہیں، اور اس کے نتیجہ میں مادیت کا سیلاب اور دولت کے حصول کا جنون، سیلابِ بلاخیز کی طرح پوری انسانیت کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئے ہے، اور جدید سہولیات اور سامان عیش ونشاط کی فراوانی کی فکر حلال وحرام وکی تمیز کے بغیر ہر دل میں مچل رہی ہے۔ لیکن تہذیب وتمدن کی اس ترقی کے ساتھ، موجودہ دور میں انسان کے اندر سے، انسانیت کا جوہر ختم ہوتا جا رہا ہے، باہمی رواداری، انسانی ہمدردی، اخوت ومساوات کے الفاظ کھوکھلے ہو گئے ہیں، اور انسانیت مسلسل زوال پذیر ہے، ستاروں کی گذرگاہوں کی تلاش کرنے والے لوگ، اپنے افکار کی دنیا میں سفر کرنے سے درماندہ نظر آ رہے ہیں، علوم وفنون کی تیز رفتار ترقیات کی چکا چوندھ میں آدمی اپنا نفع وضرر بھول چکا ہے، اور سورج کی شعاعوں کو گرفتار کرنے کا دعوی کرنے والا انسان خود اپنی زندگی کی شب تاریک کی سحر تلاش کرنے میں ناکام ہے۔ ان حالات میں، اس موجودہ صدی میں، امید کی کرن، اور کامیابی کی راہ اگر کہیں دکھائی دیتی ہے، تو وہ نبی رحمت ﷺ کی سیرت طیبہ اور آپ کی حیات پاکیزہ میں مضمر ہے۔ جو اپنی تعلیمات سے اس راہ میں چلنے والوں کی انگلی پکڑ کر انہیں منزل مقصود تک پہنچانے کی صلاحیت رکھتی ہے، اور جس کی روشنی میں ہر انسان صرف اپنی دنیا ہی نہیں بلکہ آخرت کا بھی سامان نجات حاصل کر سکتا ہے۔

یقیناً آپ ﷺ کی سیرت طیبہ ہی واحد سہارا ہے، جس پر عمل کرنا آسان اور جس میں خود کو ڈھال لینا سہل ہے، اور یہی ایک در ہے جو آج بھی انسانیت کے درد کا درماں اور اس کے موجودہ دکھوں کا مداوا، اور اس کی تمام روحانی، اور اخلاقی بیماریوں کا علاج ہے۔ کیوں کہ تاریخ گواہ ہے کہ انسانیت کا سب سے بڑا بہی خواہ اگر کوئی ہے تو وہ نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ فداہ ابی وامی کی ذات گرامی ہے، اور انہی کی تعلیمات اپنے اندر موجودہ دنیا کا ساتھ دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ اگر آج کی دنیا اپنی مادی ترقیات کے ساتھ ساتھ اخلاقی وروحانی ترقی چاہتی ہے، وہ پر امن اور خوش حال زندگی کی خواہاں ہے، اور موجودہ عہد کی اپنی مشکلات ومسائل کو حل کرنا چاہتی ہے، تو اس کا ایک ہی راستہ ہے، کہ اسے آج سے ساڑھے چودہ سال پیچھے کی طرف لوٹنا ہوگا، اور ایک بار پھر اسی در سے رہ نمائی حاصل کرنی ہوگی، جس کی چوکھٹ سے دنیا صدیوں سے فائدہ اٹھاتی چلی آ رہی ہے۔ بقول اقبال

ہاں دکھا دے اے تصور پھر وہ صبح وشام تو دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

وصی سلیمان ندوی

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

ملت کے دردمندوں خصوصاً ائمہ اور متولیان مساجد سے ایک گذارش

مولانا محمد کلیم صدیقی

محترم جناب امام صاحب ومتولیان اور ذمہ داران مساجد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے جناب والا کو محراب اور منبر نبوی ﷺ پر، اپنے نبی آخرالزماں کی نیابت اور اپنے دربار عالی (مسجد) اور وہاں آنے والے نمازیوں کی خدمت کی ذمہ داری کے لئے منتخب کیا ہے، یقیناً یہ عند اللہ بڑا اعزاز ہے، اس کے لئے دلی مبارکباد قبول فرمائیے۔

یہ بات بھی جناب والا کے علم میں ہوگی کہ جتنا بڑا منصب اور اعزاز ہوتا ہے، اتنی ہی زیادہ انسان کی ذمہ داری بھی بڑھ جاتی ہے۔ نبی رحمۃ للعالمین ﷺ نے انسانیت کو جاہلیت سے نکال کر اسلام کے نظام، دین رحمت کے سایہ میں لانے کا، جو انقلاب دنیا میں برپا فرمایا، اس نظام رحمت میں مسجد کی حیثیت مملکت خداداد کے دارالخلافہ اور مرکز کی قرار دی ہے۔ اس طرح مسجد کے ذمہ دار اس ذیلی ملک کے خیر وشر کے ذمہ دار اور امراء قرار پائے۔

اس ذمہ داری کا حق یہ ہے کہ مساجد کے ائمہ اور ذمہ داران اپنے کو نہ صرف مسجد کی ضروریات، بلکہ مسجد کے حلقہ میں رہنے والے تمام انسانوں کے مسائل اور ان کی خیر خواہی اور بھلائی کا، بلا تفریق مذہب وملت خود کو ذمہ دار سمجھ کر اس کی ادائیگی کی فکر کریں۔

دین اسلام اللہ کی طرف سے قیامت تک آنے والے ہر انسان کے لئے اللہ کی طرف سے ضابطہ حیات اور منتخب دین ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان الدین عند اللہ الاسلام

ترجمہ: بے شک دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے

اور ساری ماؤں کو مامتا عطا فرمانے والے رحمٰن ورحیم رب کائنات نے، قیامت تک اس زمین پر بسنے والے ہر انسان کی طرف نبی رحمۃ اللعالمین کو مبعوث فرما کر صرف آپ کی ذات عالی، اور آپ کی سنت کو آئیڈیل، رول ماڈل اور اسوہ حسنہ قرار دیا، اور انسانی فطرت کا خیال کرتے ہوئے، ہر انسان کے لئے آپ کی ذات، آپ کا طرز حیات اور آپ کی سنت میں کشش، جاذبیت بلکہ آپ کی ذات سے جذباتی تعلق پیدا کرنے کے لئے، آپ کو رحمۃ للعالمین بنا کر دنیا میں بھیجا، اور خود اپنے ازلی وابدی منشور قرآن مجید میں آپ کا بانگ دہل تعارف کرایا:

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمت بنا کر تمام جہانوں کے لئے

اب اگر یہ انسانیت اپنی زندگی کو اللہ کی رحمت کے سایہ میں، خود اپنے لئے، اپنے اہل خانہ اور انسانیت کے لئے رحمت بنا کر گذارنا چاہتی ہے، تو اس کے لئے صرف ایک راستہ ہے کہ وہ نبی رحمۃ للعالمین کی نورانی حیات سے روشنی حاصل کرکے اس کی اتباع اور پیروی کرے۔ نبی رحمت ﷺ کی تعلیمات، آپ کی نورانی حیات اور آپ کی سیرت ہی انسان کی زندگی کی نیّا کو دارین میں فلاح وکامرانی سے ہم کنار کرکے پار لگا سکتی ہے۔

اس کے لئے امت مسلمہ کو خیر امت کا لقب دے کر ائمہ اور ذمہ داران مساجد پر خصوصاً یہ ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ پوری

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

انسانیت کے سامنے رحمۃ للعالمین نبی ﷺ کے دین حق، آپ کی تعلیمات اور رحمت بھری سیرت کا تعارف کرائیں، اور نبی رحمت کے ذریعہ لائے گئے، رحمت بھرے دسترخوان اسلام، پر ساری دنیا کے مدعوئین کو دعوت دیں۔

افسوس ہے کہ ہم نے اپنی ذمہ داری ادا نہیں کی، اور ایسے رحمۃ للعالمین نبی ﷺ کا، جن کی پوری زندگی اس بات کی شاہد ہے کہ آپ کے دشمن انسان و جنات سے بڑھ کر پوری مخلوق آپ کی رحمت سے محروم نہ رہی، آپ کا تعارف زیادہ سے زیادہ، ایک جنگی سپہ سالار کی طرح کرایا گیا، یا پھر یہ کہ وہ ایک ایسی قوم کے رسول یا نبی بتائے گئے جس کو مسلمان کہتے ہیں۔ دعوت سے ہماری مجرمانہ غفلت کی وجہ سے وہ امت جو ایسے نبی رحمت سے اپنی ماں سے زیادہ محبت کرتی ہے، جس کے لئے نجات اور کامیابی، صرف نبی رحمۃ للعالمین کی پیروی میں قرار دی گئی ہے، اس قوم کا تعارف جاہل، گندی، ہشت گرد، اور لڑاکو قوم کی طرح ہو رہا ہے۔ اس سانحہ کے پس پشت جہاں شیطان اور باطل طاقتوں کی طرف سے غلط تشہیر کی مہم ہے، اس سے زیادہ ہماری دعوتی مجرمانہ غفلت اور نبی رحمۃ للعالمین کی سیرت اور آپ کی تعلیمات انسانیت کا تعارف نہ ہونا ہے، اور نبی اکرم ﷺ کی سنتوں کی اپنے قول، اور قول سے بڑھ کر گردو نواح میں بسنے والے انسانوں کے سامنے عملی نمونہ پیش کر کے دعوت نہ دینا ہے۔

اللہ تعالی نے نبی ﷺ کو اس دنیا کے ہر انسان تک، دین رحمت اسلام پہنچانے اور اس کی زندگی میں نافذ کرنے کے لئے بھیجا تھا، اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے ہمارے نبی ﷺ مواقع تلاش فرماتے تھے، اور لوگوں کو متوجہ کر کے دین حق ان تک پہنچانے کے لئے مواقع پیدا بھی فرماتے تھے۔ اس کے لئے آپ ﷺ بازاروں میں جہاں ایک مقام پر بہت سے افراد تک بات پہنچانے کی آسانی ہوتی تھی، وہاں جا کر دعوت دیتے تھے۔ حج میں جو دینی اور قومی اجتماع ہوتا تھا، اس اجتماع سے فائدہ اٹھا کر، اقوام عالم تک حق پہنچانے کا فریضہ انجام دیتے، عزیز و اقرباء کے لئے دعوت طعام کا نظم کر کے، مواقع پیدا فرماتے، اور کوہ صفا پر ''یا صباحاہ'' کی آواز لگا کر، جو اس وقت سب سے بڑا میڈیا تھا، لوگوں میں ''انا النذیر العریان'' کی صدا لگا کر بات پہنچاتے۔

ماہ رواں ربیع الاول کا مبارک مہینہ ہے، کوئی تو بات ہے کہ تقدیر الٰہی نے اللہ کے آخری نبی کی ولادت با سعادت، آپ کی وفات، اور آپ کی حیات مبارک کی پوری دعوتی تحریک کی جان ہجرت کے واقعہ کے لئے ربیع الاول کو منتخب کیا۔ کسی نہ کسی درجہ میں دنیا بھر کے انسان اس ماہ کو آپ کی ولادت با سعادت کی وجہ سے جانتے ہیں، کیا اچھا ہوتا کہ دعوت کے مواقع پیدا کرنے اور تلاش کرنے کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اس بار ہم ماہ ربیع الاول کو ماہ رحمت (Compassion Month) کے طور پر متعارف کرائیں۔ اس کے لئے اول فرصت میں ہر مسجد میں ذمہ داروں کی ایک میٹنگ کر کے اپنے اپنے علاقہ کے ذمہ داروں کے لحاظ سے، اللہ کے نبی ﷺ کے دین، آپ کی رحمت بھری تعلیمات سے لوگوں کو متعارف کرانے کا ایک منظم پروگرام بنائیں، اور اس مہم میں اپنی جان، اپنا مال اور اپنا وقت لگا کر اپنے نبی ﷺ سے اپنی والہانہ محبت کا ثبوت، پیش فرمائیں۔

اس کے لئے پورے ماہ کے، یا ہفتہ واری خاکے بنائے جائیں اور اس کو مساجد میں یا کم از کم مساجد کی طرف سے، یا کم از کم مساجد کمیٹیوں کے بینر کے نیچے انجام دیا جائے۔

مثال کے طور پر اس موضوع پر احادیث کے بینر اور کتبوں کے ساتھ، مدارس کے صاف ستھرے لباس میں طلباء اور نمازیوں کو ساتھ لے کر، محلّہ اور گلیوں کی صفائی کا نظام بنایا جائے اور اسلام میں صفائی، نظافت اور طہارت کی تعلیمات پر مشتمل احکام و احادیث کا تعارف بھی ہندی اور انگریزی میں کرایا جائے۔ ایک روز میڈیکل کیمپ اور مریضوں کی خدمت اور تیمارداری کے لئے ہفتے میں رکھا جائے۔ اس میں اس موضوع پر احادیث اور تعلیمات

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

کا تعارف ہو، ایک دن کھانا کھلانے کا رکھا جائے، اور کھانا کھلانے کے فضائل پر تعلیمات نبوی کا تعارف کرایا جائے۔ایک روز علم کے فضائل اور پڑھنے پڑھانے کے تعارف پر ہو اور اس کے لئے مختصر پروگرام کئے جائیں۔ایک روز خدمت انسانیت کے لئے وقف کیا جائے، کچھ آٹو، یا ای رکشہ پر پورے دن کا خرچ دے کر مسافروں کے سفر کا مفت انتظام کیا جائے، ایک روز راستہ کی صفائی اور ٹریفک کنٹرول کا نظام بنایا جائے اور اس کے سلسلہ میں تعلیمات نبوی سے لوگوں کو روشناس کرایا جائے۔اسی طرح اپنے محلّہ کے علماء سے مشورہ کر کے پورے ماہ کا نظام بنایا جائے۔

اس پوری مہم میں ہدف اور مقصد یہ ہو کہ نبی رحمت ﷺ کی رحمت بھری تعلیمات، اور آپ کی روشن نورانی سیرت کا زیادہ سے زیادہ لوگوں تک تعارف ہو، اس کے لئے سارے پروگراموں کے ویڈیوز بنا کر سوشل میڈیا، فیس بک وغیرہ پر خوب وائرل کئے جائیں، اور علاقہ کے آئی ٹی ماہرین مل کر ایک خاکہ بنائیں کہ سوشل میڈیا کے واسطہ سے نبی رحمت ﷺ کا دین اور آپ کی تعلیم اور آپ کی سنت کیسے زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ سکتی ہے۔

عاجزانہ درخواست ہے کہ پوری زندگی محض ایک بالشت کے پیٹ، اور موت سے پہلے کی عارضی زندگی کے لئے دوڑتے دوڑتے ہم لوگ تھک گئے ہیں، اب اس زندگی کے کچھ دن اس محسن نبی ﷺ کی محبت کا حق ادا کرنے کے لئے لگائیں، یہ مہم یا پروگرام محض اس لئے ضروری نہیں ہے کہ مسلمانوں خصوصا نبی رحمت ﷺ کا غلط تعارف، اور آپ کے خلاف ہر پروپیگنڈہ کا جواب دیا جاسکے، بلکہ صرف اور صرف نبی رحمت کی تعلیمات اور آپ ﷺ کی نورانی زندگی کی اتباع انسانیت کی سب سے بڑی ضرورت اور اس کی دارین کی فلاح کی ضمانت ہے، اس طرح نہ صرف یہ کہ ہم نبی رحمت ﷺ سے اپنی محبت بلکہ اپنے ایمان کا حق ادا کر کے دارین کی نجات کے حق دار ہوں گے۔بلکہ ہم انسانیت کا حق ادا کر کے، انشاء اللہ، اللہ کے نبی ﷺ کی شفاعت کے مستحق، اور پیارے نبی ﷺ کے قدموں میں جگہ ملنے کے امیدوار بھی بن سکیں گے۔

اس کام کے لئے اگلے صفحات میں ایک خاکہ پیش کیا جارہا ہے، جس کو ہمارے رفقاء اور کارکنان پوری دردمندی اور فکر کے ساتھ آگے بڑھا رہے ہیں، اور اس پر پوری طرح عمل کی کوشش کر رہے ہیں، اس خاکہ کے مطابق بھی اس پورے ماہ ربیع الاول کا نظام بنایا جاسکتا ہے، اور اس کی روشنی میں ضرورت کے مطابق اپنے لحاظ سے اس میں تبدیلی بھی کی جاسکتی ہے۔ والسلام

خاک پائے خدام دین

محمد کلیم صدیقی

اس مہم کا مقصد رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کو پوری دنیا میں بڑے پیمانے پر پہنچانا ہے، اس کے ذریعے مختلف سماجی فلاحی کاموں کے ذریعے آپ کا نہ صرف تعارف، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے کی دعوت بھی دی جائے گی، چار ہفتوں کے چار مرحلے ہوں گے۔بارہ ربیع الاول کے دن خاص کچھ اعمال کیے جائیں گے۔انشاء اللہ

☆

پہلا ہفتہ: رحمت وشفقت

اس ہفتے میں کرنے کے کام

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا سب سے اچھا عمل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کھانا کھلانا۔(بخاری شریف حدیث:۲۱)

۱) ہر شہر گاؤں کے اندر بس اسٹینڈ، پولیس اسٹیشن، مساجد کے قریب اسٹال لگائے جائیں گے، اسٹال کا بینر بنا کر دیا جائے گا

۲) اسٹال کو مرکز بنا کر وہاں سیرت پر مشتمل کتابیں، دعوتی پمفلیٹ، دعوتی فولڈر آنے جانے والوں کو دیے جائیں گے۔

۳) ضرورت مندوں کو راشن، کھانا، بسکٹ، فروٹ وغیرہ مہیا کیے جائیں گے۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

۴) مہینہ بھر اس اسٹال کو مرکز بنا کر وہاں سے فولڈر کتابیں پمفلیٹ گھر گھر پہنچائے جائیں گے۔

۵) راستوں پر سونے والوں کو کمبل، بستر، ٹاویل فراہم کیے جائیں گے۔

۶) آر۔او کا پانی ہر سٹال پر مہیا کیا جائے گا۔

☆

دوسرا ہفتہ: خدمت کا

اس ہفتے کرنے کے کام

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خدمت سے خدا ملتا ہے۔(خدمت کرنے والا بسا اوقات اعمال کرنے والوں سے بھی ثواب میں سبقت لے جاتا ہے)۔

(بخاری حدیث:۲۸۹۰)

۱) فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا جائے گا۔

۲) فری حجامہ کیمپ منعقد کیے جائیں گے۔

۳) سرکاری اور پرائیویٹ ہاسپٹل میں جا کر مریضوں کی عیادت کی جائے گی۔

۴) گلی، محلے، بازار اور شہروں میں صاف صفائی کی جائے گی، اس سلسلے میں وارڈ ممبروں سے مدد حاصل کی جائے گی۔

۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پاکی آدھا ایمان ہے۔ (مسلم شریف حدیث نمبر:۲۲۳) کے بینر ڈیڑھ/ دو فٹ کے جگہ جگہ لگائے جائیں گے۔

۶) یتیم خانوں میں جا کر یتیموں سے مل کر ان کی خیر خواہی کی جائے گی، پھل فروٹ، دوائیں بسکٹ، چاکلیٹ فراہم کیے جائیں گے۔

۷) (اولڈ ایج ہاؤس) بزرگوں کے آشرم میں جا کر بوڑھوں کی خیر خواہی اور خدمت کی جائے گی۔

۸) سوکھے، گیلے، اور قحط سے متاثرہ کسانوں سے مل کر ان کو قانونی مدد فراہم کر کے، ان کے نقصان کی بھرپائی، وکیلوں کے ذریعے کی جائے گی۔(شیتری سہکارتا کیندر قائم کیا جائے گا)

۹) دسویں بارہویں پاس طلباء کے لیے کیریئر گائیڈنس کے پروگرام منعقد کرائے جائیں گے۔ان کی آن لائن میٹنگیں کرائی جائیں گی۔

☆

۱۲/ربیع الاول کے دن کرنے کے کام

۱) شہر میں آٹو والے، بغیر کرائے کے، آٹو کی خدمات پیش کریں گے۔(ایک دن کے لیے)

۲) ڈاکٹر حضرات اپنی چیک اَپ فیس، او پی ڈی فیس معاف رکھیں گے۔(ایک دن کے لیے)

۳) ایک دن کے لیے سبھی دکانوں والے، اور ہوٹل والے خاص رعایت اور ڈسکاؤنٹ پیش کریں گے۔

۴) ہر مسجد کے باہر پانی مہیا کیا جائے گا۔ چوراہوں پر بھی پانی، اور چائے کا نظم کیا جائے گا۔

۵) ہر مسلمان بھائی کے ذریعے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت بھری زندگی کے تعارف یا کسی خاص واقعہ کو سوشل میڈیا کے ذریعے اپنے جاننے والوں، برادران وطن (غیر مسلم) بھائیوں کو پوسٹ اور شیئر کیا جائے گا۔

۶) ہندو مسلم اتحاد کے لیے، اور ملک میں امن وامان پھیلنے کے لیے، اور برادران وطن کو ہدایت ملنے کے لیے دعائیں کی جائیں گی۔

۷) اس کا اہتمام کیا جائے گا کہ گھر گھر پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سیرت پر مشتمل پمفلٹ اور کتابیں پہنچائی جائیں، یہاں تک کہ کوئی گھر باقی نہ رہے۔

☆

تیسرا ہفتہ: اقرأ (خواندگی اور تعلیمی بیداری ہفتہ)

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

اس ہفتے میں کرنے کے کام

(پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔(القرآن)
علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔
(ابن ماجہ حدیث نمبر:۲۲۴)

۱) ہر مسلمان بھائی کے ذریعے سے ایک کاپی، پین، پینسل کسی ضرورت مند بچے کو دی جائیں گی۔

۲) ایک مہینے کے لیے اسکول، کالج، اور ٹیوشن فیس میں تخفیف فراہم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

۳) اہل خیر حضرات کو غریب بچوں کے تعلیمی اخراجات کی کفالت کی ترغیب دی جائے گی۔

۴) لڑکیوں اور عورتوں میں تعلیمی بیداری کے لیے مہم چلائی جائے گی۔

اس کے لئے اسلام اور نبی ﷺ کی تعلیمات اور احادیث پر مشتمل اس مضمون کے بینر بنا کر دیے جائیں گے۔

(مرد نے پڑھا فرد نے پڑھا
عورت نے پڑھا خاندان نے پڑھا)

۵) کوئی گاؤں اور شہر میں جاہل نہ رہے سب تعلیم حاصل کریں، اس کے لئے بیداری مہم چلائی جائے گی۔

۶) عورتوں کو اپنی حفاظت کے اصول ماہر لیڈی ٹیچرز کے ذریعے سمجھائے جائیں گے، پردہ میں حفاظت ہے، یہ بات گھر گھر جا کر مستورات کے ذریعے سمجھائی جائے گی۔

☆

چوتھا ہفتہ: جن کلیان (انسانی فلاح و بہبود کا ہفتہ)

اس ہفتے میں کرنے کے کام

(لوگوں کو گھر گھر چل پھر کر، داعیوں کے ذریعے اس سلسلہ کی تعلیمات زبانی لوگوں کو بتائی جائیں گی۔)
(آپ ﷺ کی تعلیمات پر مبنی بینر بنائے جائیں گے)

۱) خودکشی روکنے کے لیے بیداری پیدا کی جائے گی۔

۲) رحم مادر میں بچوں کا قتل روکنے کی مہم چلائی جائے گی۔

۳) نشہ بندی اور شراب بندی کے لیے بیداری مہم چلائی جائے گی۔

۴) ماں باپ کی عزت اور خدمت کے حوالے سے بیداری کی مہم چلائی جائے گی۔

۵) عورتوں کی عزت، اور ان کے حقوق کے لئے بیداری مہم چلائی جائے گی۔

۶) عصمت دری اور زنا کے واقعات روکنے کے لیے مہم چلائی جائے گی۔

۷) جہیز کے خلاف مہم چلائی جائے گی۔

نکاح کو آسان کرنے کی ترغیب دی جائے گی۔ بنا جہیز کی شادی کرنے کے لئے لڑکوں کی ذہن سازی کی جائے گی۔

۸) مزدوروں کے حقوق بتائے جائیں گے۔

۹) برابری، مساویانہ حقوق، عزت، بھائی بندی، آزادی اور انصاف کے جذبات پیدا کرنے کی ترغیب دی جائے گی۔

۱۰) معاف کرنا، جھگڑا نہ کرنا، اور اپنا حق چھوڑنا، اس کی ترغیب دی جائے گی۔

۱۱) طلاق شدہ اور پریشان حال بیواؤں کے نکاح ثانی کے لیے مہم چلائی جائے گی۔

نوٹ : یہ کام ایسے ہیں کہ ان کو پورے سال کرنا چاہیے۔ چونکہ ماہ ربیع الاول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا مہینہ ہے اور اس بات کو برادران وطن کا بہت بڑا طبقہ بھی جانتا ہے۔ اس لئے، اس بہانے سے بہت ممکن ہے کہ وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو زیادہ اہتمام اور غور سے پڑھیں، اور پھر انشاء اللہ اسلام سے قریب آئیں گے۔ اس لئے اس ماہ مبارک میں، اس فائدے کی امید میں، ان خیر کے کاموں کے کرنے کا نظام ترتیب دیا گیا ہے۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

پیارے نبی ﷺ کی پیاری باتیں

(معروف کالم نگار انور غازی صاحب کی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر انتہائی پُر مغز اور خوبصورت تحریر)

ایک مرتبہ ڈاکٹر محمد اقبال ''مسولینی'' سے ملے تو دورانِ گفتگو حضور ﷺ کی اس پالیسی کا ذکر کیا کہ شہر کی آبادی میں غیر ضروری اضافے کے بجائے دوسرے شہر آباد کیے جائیں۔ مسولینی یہ سن کر مارے خوشی کے اُچھل پڑا۔ کہنے لگا: ''شہری آبادی کی منصوبہ بندی کا اس سے بہتر حل دنیا میں موجود نہیں ہے''۔

آج سے چودہ سو سال پہلے آپ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ مدینہ کی گلیاں کشادہ رکھو۔ گلیوں کو گھروں کی وجہ سے تنگ نہ کرو۔ ہر گلی اتنی کشادہ ہو کہ دو لدے ہوئے اونٹ آسانی سے گزر سکیں۔ ۱۴ سو سال بعد آج دنیا اس حکم پر عمل کر رہی ہے۔ شہروں میں تنگ گلیوں کو کشادہ کیا جا رہا ہے۔

آپ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ مدینہ کے بالکل درمیان میں مرکزی مارکیٹ (City Center) قائم کی جائے۔ اسے ''سوقِ مدینہ'' کا نام دیا گیا تھا۔ آج کی تہذیب یافتہ دنیا کہتی ہے کہ جس شہر کے درمیان مارکیٹ نہ ہو وہ ترقی نہیں کر سکتا۔

آپ ﷺ نے کہا تھا:

''یہ تمہاری مارکیٹ ہے۔ اس میں ٹیکس نہ لگاؤ۔'' آج دنیا اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ مارکیٹ کو ٹیکس فری ہونا چاہیے، دنیا بھر میں ڈیوٹی فری مارکیٹ کا رجحان فروغ پا رہا ہے۔

آپ ﷺ نے سود سے منع فرمایا تھا۔ آج پوری دنیا میں فری ربا انڈسٹری فروغ پا رہی ہے۔

آپ ﷺ نے ذخیرہ اندوزی سے منع کیا۔ اگر آج دنیا اس حکم پر عمل کرتی تو خوراک کا عالمی بحران کبھی پیدا نہ ہوتا۔

آپ ﷺ نے فرمایا تھا سٹے سے نفع نہیں نقصان ہوتا ہے، آج عالمی مالیاتی بحران نے اس کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے۔

آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو منع کیا تھا کہ درختوں کو نہ کاٹو۔ کوئی علاقہ فتح ہو تو بھی درختوں کو آگ نہ لگاؤ۔ آج ماحولیاتی آلودگی دنیا کا دوسرا بڑا مسئلہ ہے۔ عالمی درجہ حرارت بڑھ رہا ہے، گلیشئرز پگھل رہے ہیں، گرمی بڑھ رہی ہے۔ یہ سب کچھ درختوں اور جنگلات کی کمی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

ایک شخص نے مدینہ کے بازار میں بھٹی لگالی، حضرت عمرؓ نے اس کہا: ''تم بازار کو بند کرنا چاہتے ہو؟ اس لئے شہر سے باہر چلے جاؤ۔'' آج دنیا بھر میں انڈسٹریل علاقے شہروں سے باہر قائم کیے جا رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے باہر ''محی النقیع'' نامی سیرگاہ بنوائی، وہاں پیڑ پودے اس قدر لگوائے کہ وہ تفریح گاہ بن گئی۔ گاہے گاہے رسول اللہ خود بھی وہاں آرام کے لیے تشریف لے جاتے، آج صدیوں بعد ترقی یافتہ شہروں میں پارک قائم کیے جا رہے ہیں، آج کل شہریوں کی تفریح کے لیے ایسی تفریح گاہوں کو ضروری اور لازمی سمجھا جا رہا ہے۔

آپ ﷺ نے مدینہ کے مختلف قبائل کو جمع کر کے ''میثاقِ مدینہ'' تیار کیا۔ 52 دفعات پر مشتمل یہ معاہدہ دراصل مدینہ کی شہری حکومت کا دستور العمل تھا۔ اس معاہدے نے جہاں شہری ترقی میں کلیدی کردار ادا کیا، وہیں خانہ جنگیوں کو ختم کر کے مضبوط قوم بنا دیا۔ آج ہمارا سب سے بڑا مسئلہ یہی خانہ جنگی ہے، کئی ملک اس آگ میں جل رہے ہیں۔ اس آگ کو بجھانے کے لیے معاہدوں پر معاہدے کر رہے ہیں۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

مدینہ میں مسجد نبوی کے صحن میں ہسپتال بنایا گیا تھا تاکہ مریضوں کو جلد اور مفت علاج مہیا ہو۔ آج ترقی یافتہ ممالک میں علاج حکومت کی ذمہ داری سمجھا جاتا ہے۔ ماہانہ چیک اَپ مفت کیے جاتے ہیں۔

مسجد نبوی کو مرکزی سیکرٹریٹ کا درجہ حاصل تھا۔ مدینہ بھر کی تمام گلیاں مسجد نبوی تک براہِ راست پہنچتی تھیں تاکہ کسی حاجت مند کو وہاں پہنچنے میں دشواری نہ ہو۔ آج ریاست کے سربراہ اعلیٰ کی رہائش گاہ میں اس بات کا خصوصی خیال رکھا جاتا ہے۔

آج سے صدیوں پہلے آپ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ فجر کے بعد اور عصر کے بعد سونا نہیں چاہیے، یہ صحت کے لیے نقصان دہ ہوتا ہے۔ آج پوری دنیا اس کو مان رہی ہے کہ ان اوقات میں سونا طبی لحاظ سے انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔ جدید سائنس کہتی ہے کہ ان اوقات میں مستقل سونے کی عادت اپنانے والوں کو 9 مہلک بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ اگر ان اوقات میں ورزش کی جائے تو صحت پر اس کے مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ رات کو جلدی سونا چاہیے، عشاء کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضول گپ شپ سے منع فرمایا تھا۔ آج پوری دنیا مان رہی ہے کہ رات کو جلدی سونا صحت کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ ڈپریشن کی ایک بڑی وجہ رات دیر تک جاگنا بھی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھانا پینا سادہ رکھیں اور تھوڑی سی بھوک رکھ کر کھایا کریں۔ آج پوری طبی دنیا مانتی ہے کہ سادہ خوراک سے صحت بہتر ہوتی ہے اور زیادہ کھانے سے معدے خراب ہوتے ہیں اور بیسیوں بیماریاں جنم لیتی ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ سیدھے ہاتھ سے کھایا کرو اور ہر اچھا کام دائیں ہاتھ سے کیا کرو۔ آج پوری دنیا مان رہی کہ سیدھے ہاتھ سے کھانا چاہئے، اور اپنے کام داہنے ہاتھ سے کرنے چاہئے۔ (ماخذ: سیرتِ رسول ﷺ کا اصل پیغام)

غزل

جناب سرفراز بزمی

نازش برق و شرر، دشمن جاں ہوتا ہے
عشق جب شور سلاسل میں جواں ہوتا ہے

شب کی زلفوں کو بھگو دیتی ہے چشم فرہاد
راہ میں جب بھی کہیں سنگ گراں ہوتا ہے

اس کی ہر ''ہاں'' کو چھپالیتا ہے ''نا'' کا پردہ
اس کی ہر "نا" میں مقید کہیں "ہاں" ہوتا ہے

چھوڑ کر طور کی دریوزہ گری دیکھتا ہوں
نور سینا مرے سینے سے عیاں ہوتا ہے

درد ایسا کہ تڑپتا ہے مریض جاناں
اور وہ ناز سے کہتے ہیں کہاں ہوتا ہے

اپنے دامن میں چھپا لیتا ہے کتنی آہیں
''وہ تبسم جو حقیقت میں فغاں ہوتا ہے''

مشکلیں امت مرحوم کی آساں کردے
ان مصائب پہ قیامت کا گماں ہوتا ہے

مانگنے والے کا گھٹتا نہیں، بڑھ جاتا ہے قد
اس کی چوکھٹ پہ جو فریاد کناں ہوتا ہے

اس کی آمد سے بدل جاتا ہے دل کا موسم
جب وہ ہوتا ہے بہاروں کا سماں ہوتا ہے

میں تملق کا ہنر لاؤں کہاں سے بزمیؔ
بادہ گردان محبت میں کہاں ہوتا ہے

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

غیر مسلموں کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کا حسن سلوک اور عصر حاضر کے تقاضے

ڈاکٹر منظور عالم (شعبہ اسلامک اسٹڈیز، ڈگری کالج پان پور، سری نگر)

نبی محترم ﷺ کی سیرت تمام عالم کے لئے نمونہ وقابل تقلید اور باعث رحمت ہے اور قیامت تک کے انسانوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے، جس سے دنیا کا کوئی بھی فرد بہ آسانی رہنمائی حاصل کرسکتا ہے آپ ﷺ نے انسانیت کی بنیاد پر غیر مسلموں کے ساتھ بھی مشفقانہ سلوک کا مظاہرہ کیا اور ہمیں اس کا درس دیا۔ قرآن پاک میں بہت سی جگہ نبی محترم ﷺ کے بارے میں اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ ''یقیناً تمہارے لئے رسول اکرم ﷺ میں عمدہ نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے وہ بکثرت اللہ کی یاد کرتا ہے (الاحزاب:۲۱)

غیر مسلموں کے ساتھ تعلقات نبوی ﷺ کے کچھ بنیادی اصول

اخلاقیات

رسول رحمت ﷺ نے جہالت کے اندھیروں میں بھٹکتی ہوئی انسانیت کو فلاح کی راہ دکھائی اور آپ ﷺ لوگوں کے ایمان نہ لانے کی حالات میں دکھ کرب اور درد محسوس کیا کرتے تھے، اسی پر بس نہیں بلکہ یہ فکر اس قدر ستانے لگی تھی کہ محمد ﷺ ان کے ایمان نہ لانے کی صورت میں اپنی جان کو تلف نہ کردیں، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ قوم کے ہر فرد کے خیر خواہ اور ہمدرد تھے، اور بہر صورت انہیں دنیا اور آخرت میں محفوظ و مامون دیکھنا چاہتے تھے۔ قرآن میں مذکور ہے:

فلعلک باخع نفسک علیٰ اٰثارھم ان لم یومنوا بھذا الحدیث اسفا (سورہ کہف:۷) پس کیا تو شدت غم کے باعث ان کے پیچھے اپنی جان کو ہلاک کردے گا

اور اسی طرح ایک دوسری جگہ فرمایا: لعلک باخع نفسک الّا یکونوا مومنین (سورہ الشعراء:۴) کہ کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کردے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے۔

ان غلاما لیھود کان یخدم النبی، فمرض فاتاہ النبی یعودہ (صحیح البخاری، کتاب المرض، باب عیادۃ المشرک) رسول کریم ﷺ کا ایک خادم یہودی تھا بیمار ہوگیا، رسول کریم ﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جس طرح آپ مسلمانوں کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے، وہیں غیر مسلموں کے ساتھ بھی ہمدردی، غم گساری کا رویہ اپناتے تھے، آپ ہمیشہ قوم کی، باہم اتفاق اور رواداری کی طرف رہنمائی فرماتے تھے۔

صبر

تاریخ انسانیت اس بات کی گواہ ہے کہ حق پرستوں نے ہمیشہ سے ہی اپنی آواز دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کے لیے صاف وشفاف ذرائع اور فطری طریقہ کار اپنایا۔ چنانچہ ان کا پیغام سراسر امن وسکون کا ضامن ہوتا ہے۔

فتح مکہ کا واقعہ اس بات کے ثبوت کے لیے کافی ہے، جب مکہ پر اسلام کی فتح مندی کا پرچم لہرایا گیا اور وہ تمام کے تمام متکبر اشخاص انتہائی لاچاری کے عالم میں سر جھکائے دربار رسالت

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

آپ ﷺ میں بہ حیثیت مجرم کھڑے تھے۔ جنھوں نے اسی مکہ میں مسلمانون کا جینا دوبھر کیا تھا۔ اگر چہ ان مجرموں کے اذہان میں انجام دیئے گئے ظالمانہ کارنامے ایک مرتبہ پھر گردش کرنے لگے تھے، لیکن مقام حیرت یہ ہے کہ ان شقی افراد کو بھی پیارے نبی ﷺ کی رحم دلی پر پورا یقین تھا ہندہ (جگر خوار سید شہداء حضرت حمزۃ رضی اللہ عنہ) اور ابوسفیان جیسے بدترین دشمن بھی رحمۃ للعالمین ﷺ کی نظر کرم سے ناامید نہ ہوئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ آپ ﷺ کو برا بھلا کہتی اور وہ صبر کرتے تھے، انہوں نے آپ ﷺ سے شکایت کی تو بجائے نفرت کے، ان کے لئے دعا کی، اور اس دعا سے وہ ہدایت یاب ہوئی۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے لیے مزید دعا کی کہ اے اللہ ابو ہریرہ اور ان کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دل میں ڈال دے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بس اب ہر ایمان والا مجھ سے محبت کرتا ہے۔ (صحیح مسلم)

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ قرآن وسنت کی تعلیمات سے پہلے ہر سو ظلم وزیادتی اور جبر واستبداد کے واقعات عام تھے۔ روم وفارس ہو یا ہندوعرب کی سرزمیں۔ سب حقوق انسانی اور عدل و انصاف کی تعلیمات سے ناواقف تھے۔ اسلام کے چھ سو برس بعد یہ تصور انگلستان کے میگنا کارٹا نے پیش کیا اور ایک مدت تک فلسفیوں اور قانون دانوں کے درمیان بس موضوع بحث ہی رہا۔ کافی ردّ وقبول کے بعد اٹھارویں صدی کے آخر میں امریکہ اور فرانس کے اعلانات اور دستاویزات تک ہی محدود رہا۔

جب کہ ساڑھے چودہ سو سال پہلے ہمارے امی لقب پیغمبر ﷺ نے انسانی حقوق کے ایسے قوانین، اور مکمل ضابطہ حیات کی تعلیمات پیش کی ہیں، جو معاشرہ میں امن اور سکون اور عدل و احسان کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ آپ ﷺ خیر البشر ہی نہیں بلکہ حقوق انسانی کے علمبردار بھی تھے۔ نبوت سے قبل اور بعد کی زندگی میں ایسا کوئی واقعہ نظر نہیں آتا، جس میں کسی کی حق تلفی یا ظلم وزیادتی کی کوئی مثال ملے۔ کوئی ایسا اصول یا ضابطہ روا نہ رکھا جو شرف انسانیت کے منافی ہو۔ بلکہ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں کو بھی سماجی، معاشرتی اور معاشی حقوق کا حق دار بنایا۔ آپ ﷺ نے مذہب وملت، قوم وقبائل اور رنگ ونسل کی تفریق مٹا کر ہر ایک کو بنیادی حقوق کا مستحق قرار دیا۔

انسانی حقوق بلالحاظ مذہب وملت

بخاری شریف کی حدیث میں حضور ﷺ نے کبیرہ گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ شرک ہے۔ اور اس کے بعد فرمایا کہ کسی انسان کا ناحق قتل کرنا بھی کبیرہ گناہ ہے، یہ نہیں فرمایا کہ کسی مسلمان کا قتل کرنا گناہ ہے۔ بلکہ کسی انسان کا خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم۔

خدائے ذوالجلال نے بھی قوم وقبائل کو صرف پہچان کا ذریعہ بتا کر خالص تقویٰ کو قرب الٰہی کا سامان بتایا ہے (الحجرات: ۱۳)۔ رب رحیم نے حضور ﷺ کی بعثت کو بھی کسی قوم یا مذہب کے بجائے تمام عالمین کے لئے رحمت بتایا ہے: وما ارسلنا ک الا رحمة للعالمین (الانبیاء:۱۰۷)۔ جس کا عملی ثبوت حضور ﷺ کی تمام تر زندگی فراہم کرتی ہیں۔ جو حق اور صداقت اور عدل وانصاف کی ترجمان ہے۔ اور یہ عدل واحسان تمام بنی نوانسان کے لئے یکساں تھا۔ جن میں غیر مسلم والدین، رشتہ دار، ہمسایہ، مرد وخواتین، بچوں بزرگوں اور جنگی قیدیوں کے علاوہ جانوروں کے حقوق کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

غیر مسلم والدین

والدین مسلم ہوں یا غیر مسلم ایک مسلمان کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے، فرمان الٰہی ہے: ووصینا الانسان بوالدیه حسنا وان جاهداک لتشرک بی ما لیس لک به علم فلا تطعهما الی مرجعکم فانبئکم بما کنتم تعملون ترجمہ: ہم نے انسان کو والدین کے بارے میں حسن سلوک کی تاکیدی نصیحت کی ہے اور اگر

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

والدین کی طرف سے تمہیں میرے ساتھ شرک پر مجبور کیا جائے جس کے بارے میں تمہیں علم نہیں ہے تو تم ان کی اطاعت مت کرو، میری طرف ہی تم کو لوٹنا ہے، تو میں تمہیں تمارے اعمال کی خبر دوں گا۔ (العنکبوت:8)

صلح حدیبیہ کے بعد حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کی ماں جو کہ مشرک تھیں، کچھ تحائف لے کر اپنی بیٹی سے ملنے آئی تھی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے انہیں اپنے گھر میں آنے اور تحائف لینے سے انکار کیا، یہاں تک کہ حضور ﷺ سے دریافت کیا، کیا میں ان سے تعاون و ہمدردی کر سکتی ہوں؟ فرمایا گیا: اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ (مسلم: 1003 اور بخاری: 2477)

حضرت علیؓ کے والد اور حضور ﷺ کے چچا یعنی ابو طالب بیمار ہوئے تو حضور ﷺ نے خود ان کی عیادت کی اور ان کے اس دینا سے تشریف لے جانے پر آپ ﷺ کے چشم مبارک سے آنسو روانہ ہوئے۔ پھر حضرت علیؓ سے فرمایا: اپنے باپ کو دفن کرو، ان کے پوچھنے پر کہ وہ مشرک تھے، فرمایا جاؤ اپنے باپ کو دفن کرو۔ الغرض کتاب وسنت کی یہ واضح تعلیمات ہیں کہ والدین کافر و مشرک ہوں اور کفر وشرک پر بھی جمے رہیں، تب بھی دنیا میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے گا، البتہ کفر وشرک اور معصیت الٰہی میں ان کی اطاعت جائز نہ ہوگی۔

غیر مسلم پڑوسی

انسان کا سب سے قریبی تعلق اس کے پڑوس سے ہوتا ہے یہ تعلق جتنا مضبوط ہوتا اتنا ہی سکون واطمینان عطا کرتا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے اپنے پڑوسی کو اذیت نہیں پہنچانی چاہیے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ہاں بکری ذبح ہوئی تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے دریافت کیا کہ فلاں یہودی پڑوسی کو اس میں سے کچھ بھیجا ہے؟ بلا شبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے جبرئیل امین مجھے ہمسائے کے متعلق وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ وہ اسے وارث ہی بنا دیں گے۔ (اسنادہ صحیح)

غیر مسلموں کے جنازہ کا احترام

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا۔ تو آپ ﷺ احتراماً کھڑے ہوگئے، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ یہ تو یہودی کا جنازہ تھا، فرمایا گیا کہ أليست نفسا کہ اس میں جان نہیں تھی، کیا وہ انسان نہیں تھا؟ (صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب من قام لجنازۃ یہودی)۔ یعنی ہم نے انسانیت کا احترام کیا ہے اور انسان ہونے میں تمام نوع بنی آدم یکساں ہیں، موت ایک خوفناک حادثہ ہے یہ حادثہ مسلمانوں کو ہو تو یقیناً لمحہ فکر ہے لیکن غیر مسلم کے گھر میں بھی یہ حادثہ پیش آئے تو اس کی بھی تعزیت کی جانی چاہئے، یہ ایک سماجی تقاضا ہے اور عین اسلام کی تعلیم پر عمل ہے۔

ایک یہودی کی بدسلوکی اور رسول رحمت کا صبر

رسول اللہ ﷺ کو پوری دنیا کے لیے باعث رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے، اور وہ قیامت تک کے انسانوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہیں آپ ﷺ کے اخلاق حمیدہ کو دیکھ کر غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور رہتی دنیا تک آپ ﷺ کے اخلاق حمیدہ کی گواہی دیتے رہیں گے۔ سیرت رسول ﷺ میں بہت سارے واقعات موجود ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زید بن سنان نامی ایک یہودی سے قرضہ لیا تھا، اور واپس کرنے کا وقت مقرر ہوا تھا لیکن یہودی طے شدہ وقت سے پہلے ہی آیا، اور مسجد میں ہی رسول اللہ ﷺ کے سامنے چلانے لگا۔ اے مطلب کے بیٹو تم ہمیشہ قرض ادا کرنے میں تاخیر کرتے ہو۔ صحابہ کے سامنے آپ ﷺ اور ان کے باپ داداوں کی تذلیل کی۔ صحابہ کے درمیان رعب و دبدبہ اور غیظ وغضب والے عمر فاروقؓ بھی موجود تھے، یہودی کی گستاخی کو دیکھ کھڑے ہوگئے اور کہا اگر ہمارے درمیاں امن کا معاہدہ نہ ہوا ہوتا، تو میں ابھی تلوار سے تمہارا سر قلم کر دیتا۔ لیکن پیارے نبی ﷺ نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا: اے عمرؓ یہودی کو اس

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

کی رقم کے علاوہ بیس درہم زیادہ دینا۔ چونکہ آپ نے سب کے سامنے اس کو دھمکایا تھا، اس لئے حضرت عمرؓ کمال ضبط سے کام لیتے ہوئے یہودی کے ساتھ چل پڑے، زید بن سنان نے ان کے غصہ کو بھانپ لیا اور کہا: تورات میں آخری نبی ﷺ کے بارے میں لکھا ہے کہ تم جتنا غصہ اس کو دلاؤ گے، اس کو اتنا ہی صابر پاؤ گے، میں بس وہی آزمارہا تھا، اور واقعی میں نے ان کو صابر پایا (الحدیث) اشھد ان لاالٰہ الا اللہ و اشھد ان محمدا رسول اللہ

بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
خطا کار سے درگزر کرنے والا

مساوات کا اعلان یہودیوں اور مسلمانوں میں

میثاق مدینہ کا معاہدہ: حضورﷺ نے اوس وخزرج اور یہودیوں کے آپسی جھگڑوں کو ختم کرکے مدینہ کا امن وامان بحال کرنے کی قابل تعریف کوشش تھی، اس معاہدہ میں مسلمانوں اور یہودیوں کے بنیادی حقوق یکساں قرار دیئے گئے، اور یہ بھی طے ہوا کہ یہودیوں پر حملہ ہونے کی صورت میں مسلمان ان کا دفاع کریں گے، اور ضرورت پڑنے پر یہودی مسلمانوں کا دفاع کریں گے، تاکہ نسل انسانی کو جان و مال اور عزت کا تحفظ فراہم ہوسکے، اس طرح سے ان قبائل کے درمیان نفرت آمیز دیواریں گرا کر مساوات کی ایسی فضا قائم کی جو دنیا کو یہ کہنے پر مجبور کررہی ہے کہ آپﷺ واقعی امن کے علم بردار تھے:

مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا
قبائل کو شیر و شکر کرنے والا

غیر مسلم سفارت کار

آپ ﷺ نے قومی وبین الاقوامی معاملات میں بھی امن ورواداری کا درس دیا ہے، اسلام سے پہلے قاصدوں یعنی سفارت کاروں کو بھی قتل کردیا جاتا تھا۔ لیکن مسیلمہ کے قاصد، عبداللہ ابن نواحہ نے جب رسول اللہﷺ کی توہین اور گستاخانہ گفتگو کی، تو آپﷺ نے سفارت کار ہونے کے باعث ان کی جان بخشی اور ان کے ساتھ حسن سلوک بھی کیا۔ (دارمی بہ روایت عبداللہ ابن مسعود)

غیر مسلم شہری کا تحفظ

غیر مسلموں کے حقوق کی خلاف ورزی کی وعید میں فرماتے ہیں: کسی غیر مسلم شہری (معاہد) اور ناحق قتل کرنے والے پر جنت حرام ہے، حضرت ابوبکرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان کسی غیر مسلم شہری (معاہد) کو ناحق قتل کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فرمادیں گے۔ (نسائی شریف)

غیر مسلم کی بے گناہی کی گواہی

بنی ابیرک کا ایک منافق جب چوری کا سامان ایک یہودی کے گھر میں رکھتا ہے اور پکڑے جانے پر الزام یہودی پر لگاتا ہے تو چونکہ یہودی کی بے گناہی کا ثبوت نہ ہونے کی بنا پر مسلمانوں نے منافق کے ساتھ ہمدردی جتائی، اللہ نے سورۃ النساء کی بارہ آیات اس یہودی کی بے گناہی کو ثابت کرنے کے لئے نازل فرمائیں۔ مسلمان کے خلاف غیر مسلم کی لاج رکھنا دین محمدیﷺ کی ہی عظمت وکبرائی ہے۔

غیر مسلم کا مال وجائیداد

حضورﷺ نے دشمن کا مال وجائیداد لوٹنے کا عمل سرے سے ممنوع قرار دیا ہے۔ ایک انصاری کے بقول کسی مہم میں ان پر نہایت تنگی اور مصیبت طاری تھی، اتفاقا بکریوں کا ریوڑ نظر آیا سب ٹوٹ پڑے اور بکریاں لوٹ لیں، خبر ملنے پر حضورﷺ تشریف لائے اور تیر مار کر ابلتی ہوئی ہانڈیوں کو گرادیا اور فرمایا لوٹ کا مال مردار گوشت کے برابر ہے۔ سرکار دوعالمﷺ کا ارشاد گرامی ہے: سنو! جو کسی معاہد (غیر مسلم) پر ظلم کرے گا، یا اس کے حقوق میں کمی کرے گا یا طاقت سے زیادہ مکلّف کرے گا یا اس کی کوئی چیز اس کی مرضی کے بغیر لے گا، تو میں قیامت کے دن اس کی طرف سے دعوے دار بنوں گا۔ (مشکاۃ شریف: ص:۵۳)

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

غیر مسلموں کے لیے دعا

نبی محترم ﷺ کو غیر مسلموں سے سچی ہمدردی تھی، کسی یہودی کو آپ ﷺ کی مجلس میں چھینک آئی، تو آپ ﷺ جس طرح مسلمانوں کے لیے دعا دیتے، اسی طرح ان کو بھی دیتے۔ (ابوداؤد) اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال اچھا کرے۔

اور آپ ﷺ کی حد درجہ خواہش تھی کہ وہ اللہ کے پیغام رحمت سے مستفید ہو کے دامن اسلام میں داخل ہوں، اس لئے نبی رحمت ﷺ مسلسل ان کے لئے بخشش کی دعا مانگا کرتے تھے، روایت سے ثابت ہے کہ طفیل بن عمرو الدوسی اور ان کے ساتھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! دوس قبیلے نے اسلام کی دعوت کا انکار کیا ہے آپ ان کیلئے بددعا کریں۔ کسی نے کہا کہ اب تو دوس قبیلہ ہلاک ہو گیا۔ نبی ﷺ نے اس طرح دعا کی کہ اے اللہ! تو دوس قبیلے کو ہدایت دے۔ (صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب الدعاء للمشرکین)

نبی محترم ﷺ نے مکہ اور مدینہ کے تکثیری معاشرے میں غیر مسلموں کے ساتھ جو رویہ اپنایا اس کا اندازہ سطور بالا سے ہوتا ہے، یقیناً اسوہ رسول ہی وہ واحد راستہ ہے، جسے اپنا کر دنیا کے ہر شعبہ میں کامیابی اور کامرانی کی معراج کو چھوا جا سکتا ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ محمد ﷺ نے حسن اخلاق و کردار، حسن تعلیم و تربیت کی تلقین کی ہے مگر مسلم معاشرہ اخلاق کی بنیادی چیزوں سے محروم ہے، حضور ﷺ نے فرمایا میں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ اس فرمان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کی نشر و اشاعت، دعوت و تبلیغ کا فریضہ حسن اخلاق سے ہی مکمل ہوا ہے، آپ ﷺ کے حسن اخلاق کی مثالیں مختلف ماخذ میں بھی ملتی ہیں، ان میں ایک ثمامہ بن اثال کا واقعہ ہے۔ ثمامہ اسلام کا بدترین دشمن تھا، جس کو آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اسے بغیر سزا کے معاف کر دیا، جس پر وہ مشرف بہ اسلام ہو گیا، اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ نے عکرمہ بن ابوجہل، صفوان ابن امیہ اور حضرت ابوسفیان کے ساتھ حسن سلوک کا برتاو کیا اور اس جیسی بہت ساری مثالیں ہیں، جو اس بات کی گواہ ہیں کہ آپ ﷺ کے حسن سلوک سے کئی مشرکین عرب دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

آج اس امر کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے کردار و عمل میں سیرت طیبہ سے رہنمائی لے کر وہ وسعت پیدا کریں جو کہ پیارے نبی ﷺ کی ذات بابرکت کا خاصہ تھی اور جس کی آپ ﷺ نے ہمیں تلقین فرمائی، یقیناً اگر ہم اس پر عمل پیرا ہو جائیں تو غیر مسلم اسلام کو دین حق جانتے ہوئے دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں گے اور اس طرح ہم بھی اپنی دنیا و آخرت کو محفوظ بنا سکتے ہیں اور ہم آپ ﷺ کی سیرت اپنانے کی کوشش کر کے سعادت دارین حاصل کر سکتے ہیں۔

غزل

غزل کی دنیا میں کوئی رہے تو رہنے دو
مجھے تو نعت رسول کریم کہنے دو

خوشی سے رخ پہ ملو اور سجاؤ پلکوں پر
نبی کی یاد میں یہ اشک یوں نہ بہنے دو

یہ خوش نصیبی مبارک ہو اہل قسمت کو
جو اُن کے نام پر غم سہہ رہے ہیں سہنے دو

تمھیں پسینہ بہانے میں بھی تامل ہے
نبی کے عشق میں خوں بھی بہے تو بہنے دو

جہیز کی جگہ ملت کی بیٹیوں کو حفیظ
سجا کے طغرے حدیث نبی کے گہنے دو

حفیظ محمود بلند شہری

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

جانور سے فائدہ اٹھانا

اسلامی نقطۂ نظر

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

اسلام کا ابر رحمت صرف انسانوں پر ہی نہیں برسا؛ بلکہ اس نے پوری کائنات کو آبیار کیا، جہاں اس نے ناطق انسان کو اپنے کرم سے سرفراز فرمایا، وہیں بے زبان جانوروں کو بھی اپنی رحمت بے کراں سے مالا مال کیا، انسان جب شقاوت پر اُتر آتا ہے اور ظلم وجور اس کی طبیعت بن جاتی ہے، تو پھر اس کے ظلم وجور کی کوئی نہایت نہیں رہتی، وہ بے زبان جانوروں پر بھی مشق ستم کرنے لگتا ہے اور تہذیب وشائستگی کا دامن چھوڑ دیتا ہے، اسلام سے پہلے عربوں کے گزر بسر کا ذریعہ یہی جانور تھے، ان کا دُودھ غذا کا کام دیتا، ان کی پشت سواری اور بار برداری کا سب سے بڑا ذریعہ تھی، ان کی تجارت کا دارو مدار اِن ہی سواریوں پر تھا، ان کے چمڑوں سے بھی مختلف کام لئے جاتے تھے؛ لیکن ان سب کے باوجود جانوروں کے ساتھ ان کا سلوک بے رحمانہ اور جفا کارانہ تھا۔

آپ ﷺ نے ایسے غیر انسانی سلوک کو منع فرمایا، جانور کے منھ پر مارنے کی ممانعت کی، لوگ جانوروں کو باہم لڑاتے اور اس کا تماشہ دیکھتے تھے، آپ ﷺ نے اس درندگی کو روکا، جانور کی خوراک اور ضروریات کی رعایت کرنے کا بھی حکم دیا، ایک اُونٹ کو دیکھا کہ اس کا پیٹ پشت سے لگا ہوا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا اِن کے معاملہ میں خدا سے ڈرو، اسی سلسلہ میں ایک معجزہ بھی ظاہر ہوا، ایک اُونٹ نے اپنے مالک کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے اس کے مالک کو تنبیہ فرمائی، آپ ﷺ نے ہدایت فرمائی کہ اگر سرسبز وشاداب موسم میں سفر کرو تو آہستہ چلاؤ، اور جانور کو اس سے فائدہ اُٹھانے کا موقع دو، اور قحط کا موسم ہو تو تیز تیز چلاؤ، آپ ﷺ نے اس بات کی بھی تلقین کی کہ جو جانور جس کام کے لئے ہے، اس سے وہی کام لو۔

آپ ﷺ نے ''منبر'' کے طور پر جانور سے کام لینے سے منع فرمایا، جانور کو منبر نہ بنانے کا مطلب یہ ہے کہ جانور اسٹیج کے طور پر استعمال نہ کیا جائے کہ اس پر کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر تقریر کی جائے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بیل پر ایک آدمی سواری کر رہا تھا، اللہ کی قدرتِ خاص سے بیل اس کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا میں اس کام کے لئے پیدا نہیں کیا گیا ہوں۔ (انی لم اخلق لھذا.)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ آخرت کا ثواب وعذاب جانوروں کے ساتھ اچھے اور بُرے سلوک سے بھی متعلق ہے، قیامت کے دن ایک عورت محض اس لئے دوزخ میں ڈالی جائے گی کہ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا، اسے اس کا موقع نہیں دیا گیا کہ وہ خود کھائے اور دوڑ دھوپ کر اپنی ضرورت پوری کرے، (بخاری، حدیث نمبر: ۲۳۶۵) اور ایک شخص اس بنا پر جنت میں داخل کیا جائے گا کہ اس نے ایک پیاسے کتے کی پیاس دُور کی ہوگی اور اسے پانی پلایا ہوگا، (بخاری، حدیث: ۲۳۶۳) آپ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کی لگائی ہوئی کھیتیوں میں سے چرند وپرند جو کھالیں (بخاری، حدیث: ۲۳۲۰) اس پر بھی صدقہ کا ثواب ہے۔

اسلام نے گوشت خوری کی اجازت ضرور دی ہے؛ لیکن بلاوجہ جانوروں کو مارنے کے درپے ہونا درست نہیں ہے، کسی صاحب نے ایک گوریا پکڑ رکھی تھی اور اس کی ماں بے قرار تھی،

آپ ﷺ نے اس پر ناگواری کا اظہار فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ بلاضرورت ایک گوریّا کو ذبح کرنے پر بھی جواب دہی ہے؛ (سنن کبریٰ للنسائی، حدیث نمبر: ۴۵۱۹) اسی لئے جو چیزیں انسانی کام نہیں آتیں، آپ ﷺ نے ان کو مارنے سے منع فرمایا، چیونٹی، شہد کی مکھی اور ھُدھُد وغیرہ کے مارنے کی آپ ﷺ نے صراحتاً ممانعت فرمائی، (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث نمبر: ۵۷۲۸) کسی ذی روح کے جلانے کو آپ ﷺ نے شدت سے روکا ہے، ایک دفعہ لوگوں نے ایسی جگہ چولہا سلگایا جہاں چیونٹی کے بِل تھے، آپ ﷺ نے چولہا بجھانے کا حکم دیا (ابوداؤد، حدیث: ۵۲۶۸) خود قرآن مجید میں ایک پیغمبر کا ذکر ہے، جن کے حکم سے چیونٹیاں جلائی گئی تھیں، اسی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا۔

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ اسلام نے گوشت خوری کی اجازت دے کر بے رحمی کا ثبوت دیا ہے، ہمارے بعض ناواقف ہندو بھائیوں کے یہاں تو اسلام نام ہی گوشت خوری کا ہے، اس سلسلہ میں اوّل تو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ ہندوستانی مذاہب کے سوا دُنیا کے تمام مذاہب میں گوشت خوری کی اجازت دی گئی ہے اور گوشت کو ایک اہم انسانی غذا تسلیم کیا گیا ہے، ہندوستانی نژاد مذاہب میں بھی --- سوائے ''جین مذہب'' کے، حقیقت یہ ہے کہ تمام مذاہب میں گوشت خوری کا جواز موجود ہے، آج کل ہندو بھائیوں کے یہاں یہ بات مشہور ہوگئی ہے کہ ان کے یہاں گوشت خوری سے منع کیا گیا ہے؛ لیکن یہ محض اپنے مذہب اور تاریخ سے ناواقفیت ہے، خود ویدوں میں جانوروں کے کھانے پکانے اور قربانی کا تذکرہ موجود ہے، رگ وید میں ہے:

اے اندر! تمہارے لئے پسان اور وشنو ایک سو بھینسیں پکائیں۔ (رگ وید: ۶/۱-۱۷)

یجروید میں گھوڑے، سانڈ، بیل، بانجھ گایوں اور بھینسوں کو دیوتا کی نذر کرنے کا ذکر ملتا ہے۔ (یجروید، ادھیائے: ۲۰/۷۸)

منوسمرتی میں کہا گیا ہے:

مچھلی کے گوشت سے دو ماہ تک، ہرن کے گوشت سے تین ماہ تک، بھیڑیئے کے گوشت سے چار ماہ تک اور پرند جانور کے گوشت سے پانچ مہینے تک پتر آسودہ رہتے ہیں۔ (منوسمرتی، ادھیائے: ۳/۲۶۸)

خود گاندھی جی نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ایک زمانہ تک ہندو سماج میں جانوروں کی قربانی اور گوشت خوری کا عمل عام تھا اور ڈاکٹر تاراچند کے بقول ویدک قربانیوں میں جانوروں کے چڑھاوے بھی ہوا کرتے تھے۔

جو لوگ گوشت خوری کو منع کرتے ہیں، ان کا خیال ہے کہ یہ زندہ وجود کو قتل کرنے یعنی ''جیو ہتیا'' کا باعث بنتا ہے؛ لیکن غور کیا جائے تو کائنات کا فطری نظام یہی ہے کہ خالق کائنات نے کم تر مخلوق کو اپنے سے اعلیٰ کے لئے غذا اور وسیلہ حیات بنایا ہے، غور کریں کہ کیا اس جیو ہتیا سے بچنا ممکن بھی ہے، آپ جب پانی یا دُودھ کا ایک گلاس اپنے حلق سے اُتارتے ہیں تو سینکڑوں جراثیم ہیں جن کے لئے آپ اپنی زبانِ حال سے پروانہ موت لکھتے ہیں، پھر آپ جن دواؤں کا استعمال کرتے ہیں، وہ آپ کے جسم میں پہنچ کر کیا کام کرتی ہیں؟ یہی کہ جو مضرصحت جراثیم آپ کے جسم میں پیدا ہوگئے ہوں اور پنپ رہے ہوں، ان کا خاتمہ کردیں، پس جیو ہتیا کے وسیع تصور کے ساتھ تو آپ پانی تک نہیں پی سکتے اور نہ دواؤں کا استعمال آپ کے لئے روا ہوسکتا ہے۔

پھر آج کی سائنس نے اس بات کو ثابت کردیا ہے کہ جس طرح حیوانات میں زندگی اور روح موجود ہے، اسی طرح پودوں میں بھی زندگی کارفرما ہے اور نباتات بھی احساسات رکھتے ہیں، خود ہندو فلسفہ میں بھی پودوں میں زندگی مانی گئی ہے، سوامی دیانند جی نے ''آواگون'' میں روح کے منتقل ہونے کے تین قالب قرار دیئے ہیں، جن میں ایک نباتات بھی ہے، یہ نباتات میں زندگی کا کھلا اقرار ہے، تو اگر جیو ہتیا سے بچنا ہو تو نباتاتی غذا سے بھی بچنا ہوگا، گویا اس کائنات میں ایسے انسانوں کے لئے کوئی جگہ نہیں، جو

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

مکمل طور پر جیو ہتیا سے بچ کر جینا چاہتے ہیں۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ گاؤ کشی وغیرہ کی ممانعت کا مطالبہ ہم مذہبی نقطہ نظر سے نہیں کرتے؛ بلکہ یہ ایک معاشی ضرورت ہے، جانور اگر ذبح نہ کئے جائیں تو لوگوں کو دُودھ اور گھی سستی قیمتوں میں فراہم ہوں گے اور عام لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچے گا؛ لیکن یہ محض ایک واہمہ کا درجہ رکھتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ جن ملکوں میں ہندوستان سے زیادہ جانور ذبح ہوتے ہیں اور جہاں جانوروں کے ذبح پر کسی قسم کی پابندی نہیں، وہاں بہ مقابلہ ہمارے ملک کے گھی اور دُودھ سستے بھی ہیں اور ان کی فراوانی بھی ہے، اس کی مثال امریکہ اور یورپ ہیں، ہمارے ملک میں باوجودیکہ بہت سے علاقوں میں ذبح گاؤ پر پابندی ہے اور عام جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی خاص تحدیدات ہیں۔

لیکن دُنیا کی تاریخ اور خود ہمارے ملک کا موجودہ ماحول اس کی تردید کرتا ہے، آج ہندوستان میں جہاں کہیں ہندو مسلم فسادات ہوئے ہیں اور جن لوگوں نے میرٹھ اور بھاگل پور میں ظلم وستم کا ننگا ناچ کیا ہے، وہ سب کچھ ان لوگوں کے ہاتھوں ہوا ہے جو سبزی خور ہیں اور گوشت خوری کے مخالف ہیں، رہنمایانِ عالم میں شری گوتم بدھ اور حضرت مسیح علیہ السلام کو عدم تشدد اور رحم دلی کا سب سے بڑا داعی اور نقیب تصور کیا جاتا ہے؛ لیکن کیا یہ برگزیدہ شخصیتیں گوشت نہیں کھاتی تھیں؟ یہ سبھی گوشت خور تھے، گوتم بدھ نہ صرف گوشت خور تھے؛ بلکہ دم آخر میں گوشت کھا کر ہی ان کی موت ہوئی تھی اور ہٹلر سے بڑھ کر کوئی تشدد، جور وستم اور بے رحمی کا نقیب ہوگا؟ لیکن ہٹلر گوشت خور نہیں تھا، صرف سبزی کو اپنی غذا بناتا تھا، اس لئے یہ سمجھنا کہ ہنسا اور اہنسا کا تعلق محض غذاؤں سے ہے، بے وقوفی اور نا سمجھی ہی کہی جاسکتی ہے، جب تک دلوں کی دُنیا تبدیل نہ ہو، انسان انسانیت سے محبت کرنا نہ سیکھے، خدا کا خوف نہ ہو اور آخرت میں جوابدہی کا احساس نہ ہو، محض غذائیں انسان کے مزاج ومذاق کو تبدیل نہیں کرسکتیں۔

نعت شریف

جناب حفیظ محمود بلند شہری

جگمگاتے ہوئے چاند اور ستاروں کے نقوش
آپ کے نور کی برکت ہیں اجالوں کے نقوش

اہل ادراک کو ہر چیز میں آتے ہیں نظر
باعث خلق جہاں آپ کے جلوؤں کے نقوش

آپ نے کلمۂ توحید سے زائل فرمائے
ثبت لوگوں کے دلوں پر تھے جو غیروں کے نقوش

چوم لوں ہونٹوں سے ، آنکھوں کو بچھادوں ان پر
کاش مل جائیں کہیں آپ کے قدموں کے نقوش

آپ کی شان ہے جب آیۂ لولاک لما
کیوں ہر اک شے میں نہ ہوں آپ کے جلوؤں کے نقوش

آپ تو آپ ہیں اصحاب بھی ماشاء اللہ
مشعل راہ ہیں ان حق کے ستاروں کے نقوش

فیض سب ہی کو ملا رحمت عالم کا حفیظؔ
دست قدرت نے تراشے ہیں جو چہروں کے نقوش

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

داعی اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی کی کتاب

ہر مرض کی دوا ہے صلِ علیٰ محمد

پر بطور مقدمہ لکھی گئی تأثراتی تحریر

—— پروفیسر ڈاکٹر محسن عثمانی ندوی

لاکھ حکیم سربہ جیب ایک کلیم سربہ کف

رات کے اندھیرے میں شہاب ثاقب کا اگر کسی نے نظارہ کیا ہے تو اسے اندھیرے کا سینہ چیرتی ہوئی تیز روشنی کا تجربہ ہوا ہوگا، کچھ ایسی ہی کیفیت کا تجربہ ہوتا ہے جب ایک انسان کو مولانا کلیم صدیقی صاحب کی تحریروں کے مطالعہ کا موقع ملتا ہے۔ لفظ لفظ میں خوشبو، عبارتیں روشن اور روحانیت سے معطر، اندھیروں کو کاٹتی ہوئی تنویر، دلوں کو معطر کرتی ہوئی مشک بار تحریر، ایمان آفریں اسلوب تقریر۔ مولانا کلیم صدیقی صاحب نے اس کتاب ''ہر مرض کی دوا ہے صل علی محمد'' میں جو باتیں کی ہیں وہ نئی نہیں ہیں، موضوع دعوت ہے، یا روحانی اور اخلاقی تربیت ہے۔ تصوف کی کتابوں میں جو مضامین ملتے ہیں وہ اس کتاب میں مل جاتے ہیں۔ کتاب کی حیثیت عطر مجموعہ کی ہے، اس سے قاری کی تربیت بھی ہوتی ہے، اس کے علم میں اضافہ بھی ہوتا ہے، اور دعوت کے کام کے لئے شرح صدر بھی ہوتا ہے۔ لیکن واعظین شیوہ بیان ان باتوں کو عموماً بیان نہیں کرتے ہیں، اس لئے کہ ان کا خود ان پر عمل نہیں ہوتا ہے، لیکن مولانا کلیم صدیقی صاحب کے یہاں یہی باتیں عمل اور کردار کی زبان سے بھی رات دن دہرائی جاتی ہیں، ان کا ان پر عمل ہے، یہ ان کا اسوہ حیات ہے، اس لئے ہر لفظ میں تاثیر ہے اور قوت تسخیر ہے، یہ کتاب جس شخص کے گھر میں پڑھی جائے گی اور سنائی جائے گی، وہ گھر ان شاء اللہ اسلامی زندگی کا نمونہ بن جائے گا، اس گھر سے اسلام کی خوشبو پھوٹے گی، اور گھر سے محلّہ میں اور محلّہ سے شہر میں جس طرح سے پھولوں کی عطر بیز خوشبو پورے چمن میں پھیل جاتی ہے، اور ہر شخص کے مشام جاں کو معطر کرتی ہے، اسی طرح سے اس کتاب کی روحانی اور اخلاقی خوشبو دور دور تک پھیلے گی، لیکن یہ اسی شکل میں ہوگا جب یہ کتاب پڑھی جائے، ہر گھر میں سنی اور سنائی جائے، اگر ایسا ہوا تو پھر یہ کتاب انقلاب بردوش بن جائے گی، جس گھر میں یہ کتاب پڑھی اور سنی سنائی جائے گی، اس گھر سے اسلامی انقلاب کی کرنیں پھوٹیں گی محلّہ اور ماحول کو اسلام آشنا بنائیں گی۔

اس کتاب کا نام جو مصنف نے رکھا ہے میرے خیال میں اس کے بعد قوسین میں یہ بھی لکھا ہونا چاہئے:

''نور ہدایت کا خزینہ اور ایمان افروز واقعات کا گنجینہ''

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کتاب نور ہدایت کا خزینہ ہے اور اس میں اسوہ رسول اور اسوہ صحابہ کے مؤثر واقعات بیان کئے گئے ہیں، انہوں نے اس کتاب میں یہ نقطہ نظر پیش کیا ہے کہ ہر مرض اور ہر پریشانی کا علاج ''دعوت الی الاسلام'' میں پوشیدہ ہے۔

ہندوستان کے موجودہ حالات میں جبکہ مسلمان اقلیت میں ہیں اور انہیں اکثریت کے جبر واستبداد کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور جب کہ انہیں کوئی راہ نظر نہیں آرہی ہے، اس کتاب میں مسلمانوں کو راہ نجات نظر آئے گی، یہ کتاب وہ لائف بوٹ بن سکتی ہے جو

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

امت مسلمہ کو طوفان سے بچالے، یہ کتاب مسلمانوں کو ایک ایمانی اور روحانی تجربہ سے گزار سکتی ہے، اور بیاباں کی شب تاریک میں ایک قندیل رہبانی بن سکتی ہے، یہ کتاب ایک فرد کو بدل سکتی ہے اور ایک پورے خاندان کو بدل سکتی ہے، اور اس کے بعد پورے معاشرہ کو بدل سکتی ہے، شرط یہ ہے کہ یہ کتاب پڑھی جائے اور گھر میں اور مسجدوں میں پڑھ کر سنائی جائے۔

یہ کتاب ایک داعی اسلام کے قلم سے ہے، ایک ایسے داعی اسلام کے قلم سے جس نے سنت یوسفی تازہ کر دی ہے، جسے دعوت اسلام کے جرم میں سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا گیا، اس نے شعب ابی طالب کی طرح زندگی کے کچھ ماہ وسال حبسِ بے جا میں گزارے ہیں، لیکن وہاں بھی وہ دعوت کے کام سے باز نہیں آیا جب لوگوں نے شعلہ دعوت کو بجھانا چاہا، تو شعلے اور بھی ہوا دینے لگے، جیل کی سلاخوں کے پیچھے دعوت کا آوازہ اس طرح بلند ہوا جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے بلند کیا تھا:

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَ أَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ ،أَمِ اللهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (سورہ یوسف:)

ترجمہ: اے جیل کے ساتھیو، بہت سے متفرق معبود کا عقیدہ زیادہ بہتر ہے یا ایک خدائے واحد وقہار کا عقیدہ) قیدیوں کے درمیان دین کی دعوت کا کام جناب کلیم صدیقی صاحب کے ذریعہ جاری رہا، شمیم دعوت وہاں بھی ایسی پھیلی، جیسے بوئے گل چمن میں پھیل جاتی ہے، کئی قیدیوں نے اسلام قبول کیا، اس کی تفصیلات تو لوگوں کو اس وقت معلوم ہوں گی جب مبلغ اسلام جناب کلیم صدیقی صاحب اپنی کوئی خودنوشت سوانح حیات جیل سے باہر آنے کے بعد ترتیب دیں گے۔

آیئے ہم سب مل کر داعی اسلام جناب کلیم صدیقی صاحب کی اس کتاب کا استقبال کریں، اس کتاب کا استقبال دعوت اسلام کا استقبال ہے، یہ دعوت اسلام کی نرسری ہے اور اس نرسری سے لے کر دعوت اسلام کا پودا اپنے اپنے شہر اور اپنے مستقر میں لگانا ہے، اور ہندوستان کی فضا کو بہار آشنا بنانا ہے، ضرورت ہے کہ ہم اس کتاب کو خود پڑھیں اور اپنے معاشرہ میں لوگوں سے پڑھوائیں، اپنے خاندان میں لوگوں کو اس کے پڑھنے کی ترغیب دیں، ہندوستان میں مسلمان اپنی تاریخ کے تاریک ترین دور سے گزر رہے ہیں، یہ دور ابتلا بہت سخت ہے، ہندوستان کی تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ مسلمانوں کو حق کی ناصحانہ دعوت دینے سے روکا گیا، لیکن آج روکا جا رہا ہے، اور زبردستی تبدیلی مذہب کا الزام لگایا جا رہا ہے، مسلمانوں کی عظمت واقبال کا چاند ظلم و استبداد کے بادلوں میں چھپ گیا ہے۔ اگر مسلمان چاہتے ہیں کہ ان کی عزت واقبال کا چاند بادلوں سے باہر نکل آئے اور اس کی چاندنی سے راتوں میں اجالا ہو جائے، تو دعوت کے کام کو جگانا ہوگا، وہ کام جو صدیوں سے اس ملک میں خوابیدہ پڑا ہوا ہے۔

محسن عثمانی ندوی

۵/ جمادی الثانی ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۹/ دسمبر ۲۰۲۲ء

بروز جمعرات

تین شعر

ڈاکٹر تنویر گوہر مظفر نگری

بس تباہی کے ہی آثار نظر آتے ہیں
لوگ ظالم کے طرفدار نظر آتے ہیں

ذات واحد سے جو بیزار نظر آتے ہیں
وہ مصائب میں گرفتار نظر آتے ہیں

کیسے خوش حال وطن ہوگا ہمارا گوہرؔ
جس طرف دیکھئے بے کار نظر آتے ہیں

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

اردو زبان

اور حکومت کی نئی تعلیمی پالیسی

حضرت مولانا ممشاد علی قاسمی بلاسپور، ضلع مظفر نگر

حکومت کی طرف سے جاری کردہ نئی تعلیمی پالیسی میں یوں تو تشویش کی کئی باتیں ہیں لیکن آج ہم صرف اردو کی بات کریں گے۔ یہ نئی تعلیمی پالیسی منظر عام پر آنے کے بعد کہا جارہا ہے کہ حکومت نے اس نئے نظام میں ایسا انتظام کیا ہے کہ اگلے دس سالوں میں اردو ختم ہو جائے گی، بات صحیح ہے لیکن موجودہ حکومت سے اردو کے لئے خیر کی امید رکھنا خود کو دھوکا دینا ہے، یوں بھی آزادی کے بعد کون سی مرکزی حکومت نے اردو کے ساتھ اچھا سلوک کیا، کس حکومت نے اردو کے فروغ اور ترقی کے لئے کوئی سنجیدہ پالیسی بنائی یا اردو میڈیم اسکول قائم کئے، سبھی نے اپنے اپنے انداز میں اس زبان کو ختم کرنے کی کوشش کی، اس لئے اس حکومت سے امید رکھنا تو اور بھی حماقت ہے۔

ستم گر تجھ سے امید وفا ہوگی جسے ہوگی
ہمیں تو دیکھنا یہ ہے کہ تو ظالم کہاں تک ہے

حکومت کی طرف سے اردو کو ختم کرنے کی کوشش نا تو غیر متوقع ہے اور نا یہ پہلی بار ہوئی ہے، اس لئے اس اقدام پر تعجب کی کوئی بات نہیں، بلکہ تعجب اور افسوس تو اس بات پر ہے کہ حکومت کے اس ظالمانہ اقدام کا ماتم وہ قوم اور اس قوم کے ذمہ دار افراد کر رہے ہیں جنھوں نے دس سال نہیں، بیس سال پہلے بلکہ اس سے بھی پہلے اردو کو اپنے گھروں سے بے دخل کر دیا تھا، اپنے اسکولوں میں اردو کی تعلیم دینا بند کر دی تھی، اپنے روزمرہ کے کام کاج، خط وکتابت اور شادی بیاہ کے دعوت ناموں اور کارڈز تک میں اردو کا نام ونشان مٹا دیا تھا۔

بات بہت طویل اور موضوع بہت حساس اور تکلیف دہ ہے لیکن میں اس وقت صرف دو نکات پر بات کروں گا۔

اردو کی بقاء وترقی کے لئے دو باتیں اہم ہیں:

(۱) حکومت کی سرپرستی اور تعاون

جہاں تک حکومت کا معاملہ ہے تو اس کی سرد مہری اور اردو زبان سے دشمنی واضح طور پر معلوم ہونے کے باوجود ہمیں ہر حال میں ہر مناسب طریقہ اور ممکنہ مؤثر انداز میں یہ کوشش کرتے رہنا ضروری ہے کہ حکومت اردو کو اس کا حق دے، امید اگرچہ کتنی بھی کم ہو لیکن بند دروازے پر بھی دستک دیتے رہنا زندگی کی علامت ہے اور اس سے کوئی نا کوئی فائدہ بھی متوقع ہوتا ہے، مایوس ہو کر بیٹھ جانا تو اپنے حق سے دستبردار ہو جانا ہے، مایوسی اور ماتم سے کبھی کامیابی نہیں ملتی۔

(۲) دوسرے، اردو زبان کے ساتھ خود اردو سے محبت کرنے کا دعوی کرنے والوں کا سلوک

اس سلسلہ میں دنیا بھر کے تجربات کی روشنی میں یہ بات یقینی ہے کہ اردو کو حکومت کی سرپرستی بھلے ہی نا ملے اور حکومت اردو کے ساتھ کتنا بھی تعصب روا رکھے، لیکن اگر ہم نے اپنے بچوں کے ذریعہ اپنے گھر میں اور اپنے نجی تعلیمی اداروں میں اردو کو زندہ رکھنے کا سو فیصد فیصلہ کر لیا، تو کوئی حکومت ہماری زبان کو ختم نہیں کر سکتی اس کے لئے ہمارے سامنے بہت واضح مثال ہندی زبان کی موجود ہے۔ آج ہندستان میں پچھلے ستر سالوں میں جتنے برے حالات اردو کے لئے حکومت کی طرف سے پیدا کئے جارہے ہیں

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

اس سے ملتے جلتے حالات ہندی زبان پر سات سو سال سے بھی زیادہ تک رہے۔ مغلیہ دور حکومت اور انگریزوں کے دور میں کبھی بھی ہندی سرکاری زبان نہیں رہی، نہ اس کو حکومت کی سرپرستی اور خاص مراعات حاصل رہیں، لیکن ہندوؤں نے اپنی زبان کو اپنے گھروں میں، اپنی دھرم شالاؤں میں، اور اپنے بچوں کے دل و دماغ میں زندہ رکھا، اردو کو سرکاری زبان ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کی طرح ہی سیکھا، اردو کے بڑے بڑے ادیب اور شعراء پیدا کئے، جنہوں نے اردو کو سینے سے لگایا اور اس کی ہر ممکن خدمت کی، لیکن ہندی کو نہیں بھولے اور اپنی ہر آنے والی نسل کو بتاتے رہے کہ ہماری زبان ہندی ہے، اس زبان کو اسکول کالجوں اور مدرسوں میں جگہ نہیں ملی، لیکن انہوں نے اس کو اپنے گھروں سے نہیں نکالا، دلوں سے نہیں نکالا، پھر جب وقت نے موقع دیا تو ہندی کو سنگھاسن پر بٹھا دیا۔ اور ہم؟

ہم تو ستر سالوں میں ہی اپنی زبان کو بھول گئے، بچوں کو پڑھانی چھوڑ دی، گھریلو کام کاج اردو کے بجائے ہندی میں کرنے لگے، علماء تک کے گھروں پر اردو کے بجائے ہندی انگریزی کی تختیاں لگنے لگیں، مسجدوں کے دروازوں پر اردو کی جگہ ہندی میں لکھا جانے لگا۔

کسی بھی شہر میں مسلم محلوں کو دیکھ لیجئے، کتنے گھروں پر اردو میں نیم پلیٹ لگی ہوئی ہیں؟ اکثر جگہوں پر تو شاید پورا مسلم محلّہ مسجد سمیت ایسا ملے گا جہاں آپ کو اردو میں ایک بھی نام ایک بھی بورڈ نظر نہیں آئے گا، انہیں کون سی حکومت نے روکا ہے؟ ہندستان بھر میں جہاں جہاں میں گیا ہوں، مجھے ایک چھوٹے سے شہر بھٹکل کے علاوہ اور کوئی شہر قصبہ ایسا نہیں ملا جہاں مجموعی طور پر مکانوں پر اردو میں نام لکھنے کا رواج ہو۔ کرناٹک کی سرکاری زبان حالاں کہ کنڑ ہے لیکن اہل بھٹکل کی ملی حمیت کو سلام کہ شاید مسلمانوں کا کوئی گھر ایسا ہو جس پر اردو عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں لکھا ہوا ہو، پورے ملک کو دیکھیں تو اگرچہ یہ تناسب دریا میں قطرے کے برابر ہے، لیکن بہرحال یہ پورے ملک کے مسلمانوں کے لئے ایک نمونہ اور مثال ہے جس پر بآسانی عمل کیا جا سکتا ہے۔

فضائل اعمال جیسی کثرت سے پڑھی جانے والی کتاب اور دیگر دینی کتابیں پوری نسل (مدارس کے علاوہ) ہندی میں پڑھ رہی ہے، جن میں تلفظ کی بے شمار غلطیاں ہوتی ہیں اور ہم جان بوجھ کر یہ گوارہ کرتے ہیں، کیوں کہ ہم بے حس ہو چکے ہیں اور ہماری بے حسی کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ہمارے بعض دانشور ایک مدت سے یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ اردو کا رسم الخط بدل دیا جائے اور الفاظ (تلفظ) تو اردو کا ہی رکھیں لیکن اسے ہندی (دیوناگری) رسم الخط میں لکھا جائے، میرے خیال میں اردو کو ذبح کر کے مکمل طور پر دفن کرنے کی اس سے آسان ترکیب اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ ہماری دینی کتابوں اور شادی بیاہ کے تمام کارڈز میں اس کا باقاعدہ رواج بھی شروع ہو گیا ہے۔

کوئی بھی زبان اپنے رسم الخط سے ہی زندہ رہتی ہے رسم الخط کے ختم ہوتے ہی زبان خود بخود دفن ہو جاتی ہے اور افسوس کہ اردو کی تدفین کا یہ کام ہم خود ہی انجام دے رہے ہیں کسی حکومت کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ محترم جناب ڈاکٹر ایس یو خان صاحب (مظفرنگر) نے کئی سال پہلے ایک واقعہ سنایا جو ایک لطیفہ بھی ہے اور نصیحت بھی کہ ہم لوگ دہلی گئے ہوئے تھے وہاں مولانا وحید الدین خاں صاحب (مدیر الرسالہ) سے بھی ملنے چلے گئے، دوران گفتگو مولانا وحید الدین خانصاحب نے کہا کہ مسلمانوں کو اردو رسم الخط ختم کر کے ہندی (دیوناگری) رسم الخط اپنا لینا چاہئے، ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ مولانا کے بڑے سے کمرے میں اردو کی ہزاروں کتابیں سلیقے سے لگی ہوئی تھیں، میں نے ان کتابوں پر یوں ہی سرسری سی نظر ڈالتے ہوئے کہا کہ مولانا! آپ کو اپنی زندگی میں ہی اس کتب خانہ کی یہ ساری کتابیں کسی کباڑی کو بیچ دینی چاہئے ابھی تو ٹھیک داموں میں چلی جائیں گی بعد میں شاید ان کی مناسب قیمت نہ ملے، وہ بڑی حیرت سے برہم سے ہو کر

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

بولے کیا مطلب؟ میں نے عرض کیا جب اردو کا رسم الخط ہی ختم ہوجائے گا تو ان کتابوں کو پڑھنے والا کون ملے گا؟ اس پر وہ خاموش ہوگئے، کوئی جواب نہیں دیا۔

ہم اتنا تو کر ہی سکتے ہیں کہ اپنے نجی اسکولوں میں کم از کم آٹھویں کلاس تک اردو لازمی کردیں اور اس کے امتحان میں کسی قسم کی رعایت نہ کی جائے۔ اگر ہمارے بچے ایسے اسکولوں میں پڑھتے ہیں جہاں اردو نہیں پڑھائی جاتی تو گھر پر ہی ان کو اردو پڑھانے کا انتظام کرادیا جائے، آخر دوسرے مضامین اور زبانوں کے لئے بھی تو ہم ٹیوشن لگاتے ہیں، اپنی زبان اور اپنی تہذیب کی حفاظت کے لئے اتنا تو کر ہی لیں اگر ہم ان سب باتوں کا خیال رکھتے تو اردو دینی مدارس میں قلعہ بند ہونے پر مجبور نا ہوتی، آج مدارس کے علاوہ کہاں اردو کو عزت مل رہی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ حکومت کو کوسنے سے پہلے اپنے حصہ کا کام تو کریں۔

شکوۂ ظلمت شب سے تو کہیں بہتر تھا
اپنے حصہ کی کوئی شمع جلاتے جاتے

مجھے ایک درخواست اپنے مدارس کے علمائے کرام سے بھی کرنی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مدارس اسلامیہ اردو کا آخری حصار یا دفاعی قلعے ہیں، لیکن ہم نئی نسل کو کس طرح کی اردو سکھا رہے ہیں اس سے اردو زبان کا بھلا نہیں ہوسکتا، ہمیں وہ سادہ سلیس اردو سکھانی ہے جسے عام آدمی سمجھ سکے، وہ اردو نہیں جسے کچھ لوگ اپنے علم و قابلیت کے زعم میں اپنی لفاظیت کی نمائش کا ذریعہ بناتے ہیں۔

میں نے بچوں کو تقریر سکھانے کے لئے مصنوعی تقریروں کی ایسی بیسیوں کتابیں دیکھی ہیں جن میں اردو کے نام پر الفاظ کا بے جا استعمال، بے تکی لفاظیت اور بے ضرورت القاب و آداب کی بھرمار ہے، زبان بھی ایسی کہ سماعت پر بوجھ اور دل و دماغ قبول کرنے سے گریزاں۔ ایسی اردو زبان رٹ کر آدمی جب عملی میدان میں جائے گا تو کیا فائدہ ہوگا۔

مذہب کو زندہ اشخاص کی ضرورت

☆

دراصل کوئی مذہب اس وقت تک زندہ نہیں رہ سکتا، اپنی خصوصیات کو زیادہ دنوں تک برقرار نہیں رکھ سکتا، اور بدلتی ہوئی زندگی پر اثر نہیں ڈال سکتا جب تک وقتاً فوقتاً اس میں ایسے اشخاص نہ پیدا ہوتے رہیں، جو اپنے غیر معمولی یقین، روحانیت، بے غرضی و ایثار اور اپنی اعلیٰ دماغی اور قلبی صلاحیتوں سے اس کے تن مردہ میں زندگی کی نئی روح پھونک دیں، اور اس کے ماننے والوں میں نیا اعتماد اور جوش اور قوت عمل پیدا کردیں، زندگی کے تقاضے ہر وقت جواں ہیں، مادیت کا درخت سدا بہار ہے، نفس پرستی کی تحریک، اور اس کے مذہب کو حقیقۃً کسی تجدید کی ضرورت نہیں، کہ اس کی ترغیبات اور اس کے محرکات قدم قدم پر موجود ہیں، پھر بھی اس کی تاریخ اس کے پرجوش داعیوں، اور کامیاب مجدّدوں سے کبھی خالی نہیں رہی، جنھوں نے اس کی جوانی کو قائم اور اس کی دعوت کو اِس وقت تک زندہ رکھا ہے۔

اگرچہ پیر ہے مومن جواں ہیں لات و منات

اس کا مقابل جب تک ایک نئی زندگی اور نئی طاقت کے ساتھ میدان میں نہیں آئے گا اور وقتاً فوقتاً اس کی تجدید نہیں ہوتی رہے گی، تازہ دم مادیت کے مقابلہ میں اس کا زندہ رہنا مشکل ہے۔

(مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)

(تاریخ دعوت و عزیمت، اول)

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

اہل شرک کا نقصان اور داعی

مولانا اعجاز حسین ثاقب عمری بنگلور 9448324654

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، امابعد:

أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم

انا أرسلنا نوحاً إلی قومہ أن انذر قومک من قبل أن یأتیھم عذاب الیم (نوح:1)

قوموں کواللہ کی پکڑ سے بچانا دعوت کا مقصد ہوتا ہے کیونکہ جوقوم اللہ کے ساتھ کسی کوشریک ٹھہراتی ہواس قوم کی آخرت برباد ہوتی ہی ہے، البتہ دنیا میں بھی ان پرعذاب کی کاروائی ہوتی ہے اس سے پہلے کہ اپنے سماج پراللہ کی جانب سے عذاب کی کاروائی شروع ہوجائے، اللہ نے نبیوں کوایک اللہ کی طرف دعوت کی ذمہ داری دی، چنانچہ نوح کی بعثت کا مقصد اِنذارکوٹھہرایا، تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قم فأنذر (المدثر:2) کہہ کراللہ کی دردناک پکڑ سے بچانے کے لیے مکلّف بنایا۔نبیوں نے پوری امانت داری کےساتھ سماج کواللہ کےعذاب سے ڈرایا، جس پرسماج نے نبیوں کا مذاق بنایا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہِ صفا پراہلِ مکہ کوشرک کےانجام میں اللہ کی فوج کی دھمکی دی، جبکہ اللہ کی فوج الگ الگ شکل کی ہوتی ہے، جس میں آواز، چیخ، گرج، بجلی، بارش، آندھی، ہوا، پانی، مچّھر، کھٹمل، ٹڈّی، مینڈک، خون اور کورونا (covid 19) بھی شامل ہیں۔

بہرحال جوقوم اللہ کےساتھ کسی کوشریک ٹھہراتا ہے، اس پر اللہ عذاب کی کاروائی کرتا ہے، اس سے پہلے کہ اللہ شرک اور جرائم سے ناراض ہوکر دردناک عذاب کی کارروائی شروع کردے، داعی سماج (مسلمان) کو چاہیے کہ دعوت کے اِنذاری پہلو سےقوم کو ہلاکت سے بچائے اور یہ انذار والدین کے اس انذار کی مانند ہے جوبچوں کی تربیت کا حصہ ہوتا ہے، مزید یہ بات اچھی طرح سے جان لینا چاہیے کہ جوقوم شرک کرتی ہےان پردنیا میں کم ازکم چھ میں سے کوئی بھی عذاب کبھی بھی لاحق ہوسکتا ہے۔جن میں قابل ذکر مندرجہ ذیل ہیں:

1۔قحط (بھک مری)

2۔غرق (ڈبویا جانا)

3۔سخت باہمی جھگڑے

4۔اقتصادی زوال

5۔نسل کا خاتمہ

6۔فحّاشی اورعریانی

1۔قحط: (جس سے ہم گزر رہے ہیں)

جب اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل کیا: قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم أو من تحت ارجلکم أو یلبسکم شیعا ویذیق .... (الأنعام:65) کہ اللہ کوقدرت حاصل ہے کہ وہ عذاب کواوپر سے نازل کرے یا قدموں تلے سے برپا کرے، یامختلف ٹولیوں کی شکل میں بانٹ کر ایک دوسرے کا مزہ چکھا دے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گرگئے، پھرصحابہ سے کہا کہ میں نے اپنے رب سے تین سوال کئے، ایک اور روایت میں ہے پانچ سوال کئے۔ان دونوں دعاؤں میں سب سے پہلے قحط سے پناہ مانگی کیونکہ قحط ایک

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

ایسا عذاب ہے جونبیوں کی موجودگی میں آ گیا، جس کے لپیٹے میں اشرف النسب حضرت یعقوب علیہ السلام تک دو چار ہوئے۔ اس لیے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اس سے پناہ مانگی، اور یہ مصیبت نبیوں کی دعوتی کاوشوں کے باوجود رونما ہوتی رہی تھی، اس لئے کہ قحط اصل میں بڑے عذاب کی دھمکی ہوتی ہے

معلوم ہونا چاہئے کہ قحط (بھک مری) تین شکل میں واقع ہوتی ہے۔

1۔ برسات کا رک جانا، جس سے قوم نوح اور کفار مکہ کا برا حال ہوا۔

2۔غلہ کا بے سود ہو جانا، جیسا کہ قوم سبا پر سیلاب اور قوم فرعون پر ٹڈّی کا تسلط اور فرعون کا دسترخوان۔

3۔وبائی بیماری جس میں جان کا اور فاقہ کا اثر عین اسی طرح ظاہر ہوتا ہے جس طرح قحط/ بھک مری کے دوران محسوس ہوتا ہے۔

یاد رہے، کہ قحط کی تین وجوہات ہیں :

(ا) شرک۔ کہ شرک کی وجہ سے قوم نوح، قوم فرعون نیز قوم دجال پر قحط کی کارروائی

(ب) جب مسلمان زکوۃ میں چوری کریں، تو اللہ بادل کو روک لے گا، یعنی قحط کی کارروائی ہوگی یا تبدیلی قوم کا عمل واقع ہوگا

(ج) Distention کی policy یعنی جب اپنے ہی سماج کے لوگوں کو سماج سے بے دخل کرنے کا نظام چلایا جاتا ہے تو قحط کی کارروائی ہوتی ہے، جیسے جب فرعونیوں نے بنی اسرائیل کے secend citizenship کی policy کا کام کیا تو فرعونیوں پر قحط کی کارروائی ہوئی، اور جب ابوطالب کی گھاٹی میں رسول ﷺ اور اصحاب رسول کو سماج سے بے دخل کیا گیا تو نبی کی بددعا سے کفار مکہ پر قحط کی کارروائی ہوئی، اور جب بے گناہ یوسف علیہ السلام کو جیل میں قید کیا گیا، تو مصر والوں پر قحط کی کارروائی ہوئی۔ الغرض جب ڈٹنشن کا یہ مرض بین الاقوامی مرض بن چکا تھا تو اللہ نے کورونا سے پوری دنیا کو خبردار کر دیا کہ اگر شرک اور ظلم سے باز نہیں آئیں گے تو آگے اور بھی سخت کارروائی ہوگی۔ کیونکہ قرآن و حدیث گواہ ہے کہ قوم نوح، قوم فرعون اور کفار مکہ پر عذاب کی کارروائی بعد میں ہوئی پہلے قحط کی کارروائی ہوئی اور اس بات پر بھی گواہی ہے کہ قحط سے بنی اسرائیل کو راحت اور فرعون سے نجات ملی، اصحاب رسول کے لئے مدینہ پناہ گاہ بنا، تو یوسف علیہ السلام کو بادشاہت نصیب ہوئی، اور یہ سب کچھ جو نصیب ہوتا ھے اس کا عین سبب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور اقامت صلوۃ ہے۔

2۔ **غرق** (ڈبوئے جانے والا عذاب)

اللہ نے قوم نوح اور قومِ فرعون کو شرک کی وجہ سے ڈبو دیا، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈبوئے جانے والے عذاب سے پناہ مانگی کہ کروڑوں میں کھیلنے والے لوگ راتوں رات روڈ پر آ جاتے ہیں اور ڈبونے کے لیے کوئی ضروری نہیں کہ آبادی ندی یا سمندر کے کنارے رہے،

ہم نے تو راجستھان کے ریگستان میں سن 2012 میں،

کشمیر کی بارش سے سن 2014 میں،

اور کیرالہ کے پہاڑوں میں سیلاب سن 2018 میں

دیکھا ہے جس سے کوئی علاقہ محفوظ نہیں رہا،

اور 10 سال سے بہار بنگال میں یا تو بے موسم بارش یا سوکھا یا سیلاب واقع ہوتا رہا ہے۔

3۔ **سخت باهمی جهگڑے**

قرآن میں اللہ نے شرک کرنے والوں کو سخت باہمی جھگڑوں کی دھمکی دی تو نبی مکرّم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں کے سلسلہ میں سفارش کی مگر اللہ نے رد کر دی، کیونکہ جو قوم قادر مطلق اللہ کو چھوڑ کر ہر گھر، ہر قبیلہ، ہر گاؤں، ہر دن اور ہر مسئلہ بلکہ ہر تصور کے لئے الگ الگ معبود بناتی ہو، ان کی عقلوں پر اللہ پردہ ڈال دیتا ہے، جس کا لازمہ "بأسهم بينهم شديد ....

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

(الحشر:14) ہوتا ہے، کہ ان کے دل چاول کے دانوں کی طرح بکھر جاتے ہیں اور آپس میں سخت جھگڑے ہوتے ہیں۔

معلوم ہونا چاہئے کہ بھارت میں ذات پات کے جھگڑے، اونچ نیچ کے مسائل اور چھوت اچھوت کی گھناؤنی حرکتیں، رنگ، نسل، زبان اور علاقوں کے نام پر امتیاز، نیز ملک اور اقتصادیات کے نام پر سرد جنگیں، شرک کی وجہ سے اللہ کی طرف سے آیا ہوا عذاب ہے۔ بدقسمتی سے کچھ ملی قائدین ان جھگڑوں کا سیاسی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تو اوس اور خزرج کے جھگڑوں سے فائدہ اٹھا کر کفار مکہ کے دانت کھٹے کرا دیتے، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا کیوں کہ عذاب زدہ قوم کا استحصال نہیں ہونا چاہیے، بلکہ سخت باہمی جھگڑوں میں داعی سماج کو ثالثی کا کردار نبھانا چاہئے۔

4۔ اقتصادی زوال

ومن أعرض عن ذکری فإن له معیشة ضنکا.

.....(طٰہٰ:124) کہ جو قوم اللہ کے دین سے منہ موڑتی ہے ان کی زندگیاں اللہ تنگ کر دیتا ہے، جیسے نوح کی قوم کی معاشیات تباہ ہوگئیں، تو انھوں نے اپنے بتوں سے معافی مانگنا شروع کر دی، تب نوح نے کہا کہ تم اپنے رب سے معافی مانگو وہ تمھاری مالی حالات سدھارے گا۔ ”فقلت استغفروا ربکم .... ویمددکم بأموال.....(نوح:12)

ہمارے دیش کی GDP کے زوال کا علاج پارٹیوں کی تبدیلی نہیں بلکہ شرک سے توبہ ہے، کیونکہ نوح علیہ السلام نے لوگوں میں معاشی سدھار کے لئے توبہ مؤومنٹ چلائی تھی۔

5۔ نسلوں کا خاتمہ

قیامت کی نشانی میں ہے کہ پچاس عورتوں کا کفیل ایک مرد ہوجائے گا، یعنی شرک کی وجہ سے جس طرح قوم نوح میں لڑکوں کی افزائش کا سلسلہ رک گیا تھا (نوح:12)۔ اسی طرح شرک کرنے والی موجودہ نسل یا تو گانجہ منشیات، خودکشی یا قدرتی حادثات وغیرہ کا شکار ہو کر ختم ہوجائے گی یا ان کے گھروں میں پیدائش کا سلسلہ بند ہوجائے گا۔

ظاہر بات ہے کہ اگر کسی گھر میں کمانے والا ایک ہو اور کھانے والے پچاس ہوں تو کیا بیتے گی؟ ہم داعیوں کو ان تکلیفوں کا احساس ہونا چاہیے۔

6۔ فحّاشی اور عُریانی

الشیطان یعدکم الفقر ویأمرکم بالفحشاء.

(البقرۃ:268) شیطان تم کو مفلسی سے ڈراتا ہے، اور فحش کاری کا حکم دیتا ہے۔

کہ جب انسان اللہ کے بجائے شیطان کی پرستش کرتا ہے، تو شیطان اس کو بدکرداری کا سبق پڑھاتا ہے، پھر عزت دار گھرانے کی بچیاں بن ٹھن کر آدھی ننگی گلیوں میں گھومنے لگتی ہیں، تو ان پر سیٹیاں بجائی جائیں گی اور تالیاں بجائی جائیں گی، کیا عزت؟ کیا نام ونمود؟ کیا خاندان اور کیا رتبہ سب ملیامیٹ ہونے والا ہے کہ ان کے خانوادے کو شرک کی وجہ سے اللہ تبارک تعالیٰ ذلیل کر دے گا۔

نوٹ:- واضح کردوں کہ مذکورہ بالا عذاب کی شکلیں اجتماعی شکلیں ہیں ورنہ انفرادی پریشانیوں کا تذکرہ ناقابل تحریر ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو قوم اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک ٹھہرائے، اس قوم پر اللہ عذاب کے کوڑے برساتا ہے۔ اس سے پہلے کہ ہمارا غیر مسلم سماج دردناک عذاب کا شکار ہو جائے، مسلم سماج کی ذمہ داری ہے کہ غیر مسلموں کی غلطیوں کو معاف کر دیں اور ان کو ان آنے والے آفات سے واقف کرائیں اور ایک اللہ کی طرف دعوت دیں۔

اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو نبیوں جیسی ہمدردی نصیب فرمائے اور غیر مسلم سماج کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا بنائے، نیز دنیا وآخرت میں ہمیں نجات دہندہ بنائے۔ آمین

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

غیبت
ایک عظیم گناہ

مولانا عبیداللہ شمیم قاسمی، جامعہ اسلامیہ مظفرپور، اعظم گڑھ

اللہ رب العزت نے انسانوں کی ہدایت ورہنمائی کے لیے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا، سب سے آخر میں ہمارے لیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے، آپ کی بعثت جن اہم ترین مقاصد کے لیے ہوئی تھی قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے اس کی طرف اشارہ فرمایا: ﴿یتلوا علیکم آیاتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتاب والحکمۃ﴾ (البقرۃ : ۱۵۱) ان میں ایک اہم ترین مقصد تزکیہ اخلاق یعنی اخلاق و معاملات کی پاکیزگی ہے۔ اس اہم ترین اور بلند مقصد میں آپ کتنا کامیاب ہوئے تاریخ کی شہادتیں موجود ہیں، دنیا کی عقل حیران ہے، مؤرخین انگشت بدنداں ہیں کہ:

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کردیا

نگاہ نبوت کی کیمیا اثری تھی کہ جس پر پڑی اسے مصفیٰ ومزکی بنادیا، مس خام کو کندن بنادیا، اور دنیا نے ایک قلیل مدت میں ایک جنت نشان معاشرہ دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو جو دستور العمل دیا ہے وہ ایک مکمل اور جامع دستور حیات ہے، اس میں اخلاق وکردار کو سنوارنے والی اور اپنے باطن کو گناہوں کی آلودگی سے پاک صاف کرکے نور محبت ومعرفت الٰہی کا استحقاق عطا کرنے والی بے شمار تعلیمات ہیں جن سے تخلیہ پھر تحلیہ کی راہ ہموار ہوتی ہے کہ یہی قرآن کریم کے نزول کا مقصد بھی ہے کہ قرآن کے ذریعے سے شفاءٌ کی حصولیابی کے بعد ورحمۃٌ للعالمین کا طغرائے امتیاز عطا ہوتا ہے۔

امت نے جب تک ان تعلیمات سے اپنا رشتہ قائم رکھا ترقی کی راہوں پر گامزن رہی اور جب سے ان پاکیزہ تعلیمات سے رشتہ ٹوٹ گیا اخلاق وکردار کی پستیوں میں گرتی چلی گئی اور ادبار ونکبت اس کا مقدر بن گئی۔

ایک صالح معاشرہ جن بنیادوں پر تشکیل پاتا ہے ان میں سب سے اہم معاشرہ کے افراد کا باہمی ربط وتعلق ہے، ان کے آپسی تعلقات کی استواری ہے، اسی وجہ سے اللہ تبارک وتعالی نے امت کے افراد کے مابین ایمانی اخوت وبھائی چارہ قائم فرماتے ہوئے فرمایا: ﴿إنما المؤمنون إخوة﴾ تمام مؤمنین آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

لیکن اس اتحاد کو پارہ پارہ کرنے والی بہت سی چیزیں معاشرہ میں پائی جاتی ہیں جس کی وجہ سے اتحاد و یگانگت کے بجائے دوری، اور ایک دوسرے سے دشمنی تک نوبت پہنچ جاتی ہے، ان میں ایک اہم سبب اپنی زبان کو قابو میں نہ رکھنا بھی ہے۔

بخاری شریف کی روایت ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”إن العبد ليتكلّم بالكلمة من رضوان الله تعالى ما يلقي لها بالاً يرفعه الله بها درجاتٍ، وإن العبد ليتكلّم من سخط الله تعالى لا يلقي لها بالاً يهوي بها في جهنم“ بندہ بعض دفعہ اللہ کی خوشنودی والی بات بلا سوچے سمجھے کہہ دیتا ہے جس کی بنا پر اللہ تعالی اسے بلندیوں کے اونچے درجات پر پہنچا دیتے ہیں، اور بعض مرتبہ بندہ ایسی بات بلا سوچے سمجھے کہہ دیتا ہے جو اللہ تعالی کی ناراضگی کا سبب بن جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ جہنم میں گرتا چلا جاتا ہے۔ (صحیح البخاری/باب حفظ اللسان: ۶۴۷۸)

اخلاقی بیماریوں میں سے غیبت جس قدر بری بیماری ہے بدقسمتی سے ہمارے معاشرہ میں اسی قدر عام ہے۔ آج ہمارے

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

معاشرے میں دیگر بہت سے معاصی کی طرح یہ گناہ کبیرہ بھی عام عادت کی شکل اختیار کر چکا ہے اور غیبت جیسے سنگین گناہ کو بہت ہلکا سمجھا جاتا ہے، آج حال یہ ہے کہ عام طور پر اسے گناہ بھی نہیں سمجھا جاتا، جب کسی گناہ کا احساس تک ختم ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ دل زنگ آلود ہو گئے ہیں اور ایمان انتہائی کمزور ہو چکا ہے، ایسی صورت میں اگر نفس کا محاسبہ نہ کیا جائے تو پھر نا قابل تلافی نقصان سے بچ پانا ممکن نہیں رہتا۔

عقلی اعتبار سے بھی غیبت مذموم ہے؛ اس لیے کہ انسان جب اپنے بارے میں برائی سننے کو پسند نہیں کر سکتا تو ظاہر ہے کہ اسے دوسروں کے عیوب کو ظاہر کرنا کیسے درست ہو سکتا ہے؟۔

اللہ رب العزت نے غیبت کرنے سے منع فرمایا ہے، قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے: ﴿وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ﴾ (الحجرات: ۱۲) تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردار بھائی کا گوشت کھائے، تم اسے ناپسند کرتے ہو اللہ تعالی سے ڈرو، بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں غیبت کرنے والے کو مردار بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے، آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ہماری اکثر مجلسیں غیبت سے آلودہ ہوتی ہیں۔

اس تنبیہ کے متعلق رئیس المفسرین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”إنما ضرب الله هذا المثل للغيبة؛ لأن أكل لحم الميت حرام مستقذر، وكذا الغيبة حرام في الدين وقبيح في النفوس“ اللہ تعالی نے یہ مثال اس لیے بیان فرمائی کہ جس طرح کسی مردے کا گوشت کھانا حرام ہے، اور طبیعت اس سے نفرت کرتی ہے، اسی طرح غیبت بھی دین میں حرام ہے اور قبیح ہے۔

اور علامہ قرطبی فرماتے ہیں: جس طرح مردے کا گوشت کھانے سے مردے کو کوئی جسمانی اذیت نہیں ہوتی ایسے ہی اس غائب کو جب تک غیبت کی خبر نہیں اس کو بھی کوئی اذیت نہیں ہوتی، مگر جیسا کہ کسی مردہ مسلمان کا گوشت کھانا حرام بھی ہے اور خست ودنائت کا کام بھی ہے، اسی طرح غیبت بھی حرام اور خست ودنائت کا کام ہے کہ پیٹھ پیچھے کسی کو برا کہنا یہ بہادری کا کام نہیں ہے۔ (تفسیر قرطبی: ۱۶/۳۳۵)

یہ جو تشبیہ دی گئی ہے اس کو مستبعد نہ سمجھا جائے، کیونکہ اس عالم میں مادی دنیا کے علاوہ ایک دوسرا عالم بھی ہے جسے عالم مثال کہا جاتا ہے، ہمارے عالم عنصری میں بہت ساری چیزیں ایسی بھی ہوتی ہیں جس کا ہم مشاہدہ نہیں کر سکتے مگر ان کا عالم مثال میں اپنی صفت کے ساتھ مناسب جسم بھی ہوتا ہے، جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”اعلم أنه دلت أحاديث كثيرة على أن في الوجود عالماً غير عنصري تتمثل فيه المعاني بأجسام مناسبة لها في الصفة“

جان لو! کہ بہت سی احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں اس عالم عنصری (عالم مادی) کے علاوہ ایک اور عالم موجود ہے جس میں معنوی اور مخفی چیزیں اپنی صفت کے مناسب جسم کے ساتھ ظاہر ہوتی ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کرنے والے متعدد لوگوں کو گوشت کھانے کی خبر دی ہے۔ (حجۃ اللہ البالغۃ: ۲/۴۳)

کسی بھی شخص کا اس کی عدم موجودگی میں ایسے طور پر تذکرہ کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو، یہ غیبت میں شمار ہوتا ہے، یا ایسے عیوب بیان کرنا کہ اسے اگر خبر مل جائے تو وہ اسے ناپسند کرے یہ غیبت میں شامل ہے۔ صحیح مسلم کی روایت ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ذِكْرُكَ

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

أَخَاکَ بِمَا يَکْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ کَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ؟ قَالَ: إِنْ کَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ، فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَکُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ'': کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: اپنے بھائی کا ایسے انداز میں ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ تو کہا گیا: اگر میرے بھائی میں وہ خصلت واقعی پائی جارہی ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس میں وہ چیز پائی جارہی ہو جس کو تم نے بیان کیا تو وہ غیبت ہے، اور اگر نہیں پائی جارہی ہے تو یہ بہتان اور الزام ہے۔

اور تہمت لگانے سے مراد یہ ہے کہ کسی شخص کا ایسا عیب بیان کیا جائے جو اس میں موجود نہیں ہے اور اس کے دامن کو بلاوجہ داغدار کیا جائے، کسی پر تہمت لگانا یہ غیبت سے بھی سخت ہے۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''الغيبة ثلاثة أوجه، كلها في كتاب الله تعالى، الغيبة والإفك والبهتان، فأما الغيبة فهو أن تقول في أخيك ما هو فيه، وأما الإفك فأن تقول فيه ما بلغك عنه، وأما البهتان فأن تقول فيه ما ليس فيه'' غیبت کی قبیل کے تین الفاظ ہیں اور یہ تینوں قرآن کریم میں وارد ہوئے ہیں غیبت، افک، بہتان، نمبر ۱۔ غیبت: تو یہ ہے کہ اپنے بھائی کے ایسے عیب کو بیان کرنا جو اس میں موجود ہوں جسے وہ ناپسند کرتا ہو، نمبر ۲۔ افک: کسی کے متعلق ایسی بات (بغیر تحقیق) بیان کرنا جو اس کے بارے میں تمہیں پہنچی ہو۔ نمبر ۳۔ بہتان: کسی کے متعلق ایسی بات کرنا جو اس میں نہ ہو۔ تفسیر قرطبی: (۳۳۵/۱۶)

ایک جگہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ ہلاکت ہے ایسے آدمی کے لیے جو لوگوں میں طعن کی باتیں کرتا ہے اور لوگوں کے کام یا افعال میں نقص نکالتا ہے، ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ﴿وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ، هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ﴾ (القلم: ۱۰، ۱۱) ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہر قسمیں کھانے والے ذلیل شخص کی اطاعت نہ کریں جو لوگوں کی چغل خوری کرتا ہے۔

یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ جس طرح زبان سے غیبت کرنا، جھوٹ بولنا جائز نہیں، اسی طرح قلم سے بھی جائز نہیں، جس طرح زبان قلب کی ترجمان ہے، اسی طرح قلم بھی ہے۔

غیبت کی پانچ قسمیں بیان کی جاتی ہیں۔

نمبر ۱۔ بدن میں غیبت، نمبر ۲۔ حسب ونسب میں غیبت، نمبر ۳۔ اخلاق وکردار میں غیبت، نمبر ۴ دنیاوی معاملات میں غیبت، نمبر ۵۔ دین کے ساتھ تعلق رکھنے والے امور میں غیبت۔

اب ذرا غور کریں کہ آخر وہ کیا اسباب ہیں جس کی بنا پر ایک دوسرے کی غیبت کو ہم کرنے لگتے ہیں، تو اس کے منجملہ اسباب میں سے سات اسباب کا علماء ذکر کرتے ہیں۔

نمبر ۱۔ غصے کو ٹھنڈا کرنا، نمبر ۲۔ دوستوں کی مجالس، نمبر ۳۔ دوسروں کی تنقیص اور اپنی مدح وتعریف کرنا، نمبر ۴۔ حسد، نمبر ۵۔ استہزاء اور مذاق، نمبر ۶۔ رحم دلی کا اظہار، کبھی کبھی یہ بھی غیبت کا سبب بن جاتا ہے، مثال کے طور پر اگر کوئی یہ کہے کہ فلاں مسکین شخص کے معاملے نے مجھے غمگین کردیا ہے، وہ فجر کی نماز بھی نہیں پڑھتا اور ڈاڑھی منڈاتا ہے، وغیرہ اور نمبر ۷۔ البغض للہ میں تکلف کرنا۔

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ سوئے مزاج کی وجہ سے بھی عام طور پر لوگ غیبت میں مبتلا ہوتے ہیں، بعض لوگ تو محض ناعاقبت اندیشی کی بنا پر یہ کام کرتے ہیں، ان کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ دنیا وآخرت میں اس کے کیا نقصانات ہیں۔

غیبت سے کس طرح بچا جائے؟

یہ جان لینا چاہیے کہ غیبت کرنے سے قیامت کے دن آپ کی نیکیاں اس شخص کی طرف منتقل ہوجائیں گی جس کی آپ نے غیبت کی ہے حتی کہ آپ افلاس کے درجہ تک پہنچ جائیں گے۔ جب کہ اس دن تو ہر شخص ایک ایک نیکی کے لیے ترس رہا ہوگا۔ اسی

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

کو حدیث شریف میں مفلس سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مسلم شریف کی روایت ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟" قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ، فَقَالَ: "إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ، وَصِيَامٍ، وَزَكَاةٍ، وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا، وَقَذَفَ هَذَا، وَأَكَلَ مَالَ هَذَا، وَسَفَكَ دَمَ هَذَا، وَضَرَبَ هَذَا، فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ" (صحیح مسلم، باب تحریم الظلم ۲۵۸۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون شخص ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس نہ درہم ہو اور نہ مال ہو۔ تو آپ نے فرمایا: میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوۃ کے ساتھ آئے گا، اور اس کے ساتھ ساتھ کسی کو برا بھلا کہا ہوگا، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا ناحق خون بہایا ہوگا تو اس کی نیکیوں میں سے صاحب حق لے لے گا، تو اگر اس کی نیکیاں صاحب حقوق کی ادائیگی سے پہلے ختم ہوجائیں گی تو ان لوگوں کے گناہوں کو اس پر ڈال دیا جائے گا، پھر اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

غیبت نیکیوں کو کھا جاتی ہے، اس لیے اس بات کا بھی استحضار ہونا چاہیے، امام ابوداود نے روایت بیان کی ہے: عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ، وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ، لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ، وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعُ اللَّهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَتَّبِعِ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ" حضرت ابو برزۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ راوی ہیں فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا: اے وہ لوگو! جو اپنی زبان سے ایمان لائے اور ایمان ان کے دل میں داخل نہیں ہوا: مسلمانوں کی غیبت نہ کرو، اور نہ ان کی عیب جوئی کرو، اس لیے کہ جس نے اپنے بھائی کے عیب تلاش کئے، تو اللہ تعالی اس کے عیب تلاش کرے گا، اور اللہ تعالی جس کے عیب تلاش کرتا ہے، اسے اس کے گھر کے اندر ہی رسوا کردیتا ہے۔ (ابوداود: باب فی الغیبۃ، ۴۸۸۰)۔

لوگوں کی عیب جوئی کے بجائے اللہ تعالی کا ذکر کرنا چاہیے۔ اللہ تعالی کا ذکر ایمان کو قوی اور مضبوط کرتا ہے۔

اسی طرح اس گناہ سے بچنے کا سب سے آسان طریقہ خاموشی ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "من صمت نجا" جس شخص نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پائی۔

حدیث شریف میں آتا ہے: "من اغتیب عندہ أخوہ المسلم وہو یقدر علی نصرہ فنصرہ، نصرہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ" جب کسی کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد کرنے پر قادر ہو اور اس کی مدد کردے، تو اللہ تعالی دنیا اور آخرت میں اس کی مدد فرمائیں گے۔

جب نفس کسی مسلمان کے عیوب پر اکسائے تو سب سے پہلے اپنے نفس میں جھانک کر دیکھنا چاہئے کہ کیا یہ عیب ہمارے اندر تو نہیں ہے۔ اپنے نفس کو غیبت پر اُکسانے والے اسباب سے پاک صاف کریں، مثلا کینہ، حسد، مدح پسندی اور ریاکاری کی محبت اور اس طرح کے دل کے دوسرے امراض وغیرہ۔

غیبت اور چغلی کی مذمت کے سلسلے میں امام ابوبکر عبداللہ بن محمد (جو ابن ابی الدنیا کے نام سے معروف ہیں) نے ذم الغیبۃ والنمیمۃ کے نام سے ایک رسالہ تحریر فرمایا ہے، جس میں احادیث اور آثار کو جمع فرمایا ہے، اس کا مطالعہ بھی مفید ہے۔

اللہ تعالی ہمیں اس عظیم گناہ سے بچنے کی توفیق دے، اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق بخشے، اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت، ہمدردی اور بھائی چارگی کے ساتھ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

کیا ہم مسلمان ہیں؟

جذباتی آزمائشیں

مولانا شمس نوید عثمانیؒ

حضرت سعد الاسودؓ اس حقیقت کا جیتا جاگتا ثبوت تھے کہ کالی صورت اور حسن و رعنائی سے محروم جسم کے اندر بھی ایک جگمگاتی ہوئی انسانی سیرت موجود ہوسکتی ہے۔ عام انسانی نگاہوں نے اب تک انھیں حقارت کے ساتھ دھتکارا تھا، زمانے کی سطحیت پسندی نے اب تک ان کی شخصیت کی بے قیمتی کا مایوسانہ احساس ہی دلایا تھا، عام دنیا کے لیے ان کے اندر کوئی کشش موجود نہ تھی۔ انسانی آبادیوں میں ایک انسان اس ناکردہ گناہی کی دردناک سزا پارہا تھا کہ وہ بدصورت کیوں پیدا ہوا ہے! لیکن قدرت کا ہاتھ اس بدصورتی کا پردہ ہٹا کر ان کے اندر چھپی ان روحانی رعنائیوں کو آشکارا کرنے والا تھا جن کی خبر اس سیاہ فام انسان کو خود بھی نہ تھی۔

اپنی بدصورتی سے خائف و مایوس انسان نے خدا کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور یوں فریاد کی:

''اے محمد! میں ایمان لانا چاہتا ہوں مگر ڈرتا ہوں کہ مجھے جنت کے دروازے پر اندر جانے سے روک دیا جائے گا''

انتہائی دل سوزی کے ساتھ وہ نظر سعد الاسودؓ کی طرف اٹھی جس میں انسانیت کا درد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ یہ رحمۃ للعالمین کی نظر تھی۔ ہمیشہ سچ بولنے والی زبان سے درد میں ڈوبے ہوئے الفاظ نکلے اور سننے والے کی سماعت پر آب حیات کے ٹھنڈے ٹھنڈے قطرے ٹپکا گئے۔

''نہیں اے سعید! خدا کی جنت کا دروازہ تمہارے لیے کھلا ہوا ہے، وہاں جانے سے تمہیں روکنے والا کوئی نہیں!''

''اچھا!'' سعد الاسودؓ کا منہ حیرت اور خوشی سے کھلا کا کھلا رہ گیا اور پھر بے اختیار کلمہ توحید ان کے سیاہ ہونٹوں سے بلند ہوگیا۔۔

سعد ایمان لا چکے تھے۔ خدا کا ایک دل شکستہ بندہ اپنے خدا کو پا گیا تھا، سعدؓ مسلمان ہو گئے تھے انسانیت نے ایک مایوس انسان کو سینے سے لگا لیا تھا۔ لیکن کچھ دن بعد ایک بار پھر یہی انسان رسول خدا کے پاس کھڑا ہوا دیکھا گیا۔ ایک بار پھر اس کے چہرے سے خوں چکا مایوسی ٹپک رہی تھی۔

"اے خدا کے رسول! سعد الاسود نے دل ریشی کے ساتھ کہا ''اسلام نے مجھ سے جنت کا وعدہ تو کیا ہے مگر دنیا بدستور تاریک ہی ہے، میں شادی کا آرزومند ہوں مگر کوئی شخص مجھے اپنی بیٹی دینے کے لیے تیار نہیں''

کیا کہہ رہے ہو؟ آنحضرت ﷺ نے ٹوٹے ہوئے دل کی پکار کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: ''جاؤ! قبیلہ ثقیف کے نومسلم سردار عمرو بن وہب کو خدا کے رسول کا یہ فیصلہ سنادو کہ اس کی بیٹی سعد الاسودؓ کے نکاح میں دے دی گئی!''

سعد الاسودؓ حیرت سے شل ہوگئے، یہ کیسے ممکن ہے کہ جس شخص کو کوئی معمولی سے معمولی خاندان اپنے اندر جذب کرنے کو خوار سمجھتا ہو، اس کو ایک معزز سردار اپنے گھرانے کا فرد بنانے پر آمادہ ہو جائے! مگر سعد جو اپنی صورت سے مایوس تھے! رسالت کی عظمت کا یقین رکھتے تھے۔ یہ رسالت کی آواز تھی جو اسلامی معاشرے میں تقدیر کے اٹل فیصلے کا درجہ رکھتی ہے۔ سعد امید و بیم کے شدید اضطراب کے عالم میں گرتے پڑتے روانہ ہوئے اور معزز سردار کے دروازے پر دستک دے کر اپنی شادی کی یہ پیش کش کردی، معزز سردار یہ بات سنتے ہی آپے سے باہر ہوگیا، غیظ و غضب کے اُبال نے اس کو یہ سوچنے کا موقع ہی نہ دیا کہ اس پیش کش کے پس منظر میں رسالت کی آواز ہے۔ اس کے سامنے محض ایک کالا بھجنگ انسان کھڑا تھا جس نے قبیلہ ثقیف کے خاندانی وقار کو للکارا تھا۔ سعد اس در سے ٹھکرا دیئے گئے مگر ابھی وہ چند قدم بھی جانے نہ پائے تھے کہ پیچھے سے ایک کانپتی ہوئی شرمیلی نسوانی آواز نے ان کو انتہائی بے تابی کے ساتھ پکارا۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

"اے جانے والے اے خُدا کے بندے! اگر یہ فیصلہ محمد عربی کا فیصلہ ہے تو مجھے منظور ہے"۔ یہ آواز عمرو بن وہب کی بیٹی کی آواز تھی، عورت نسلی وقار اور سماجی بندشوں کی جھوٹی عظمتوں کو ٹھکراتی ہوئی دین کی قربان گاہ پر اپنے جذبات کی قربانی پیش کررہی تھی۔ بیٹی کے ایمان افروز فیصلے نے باپ کو جیسے گہری نیند سے چونکا دیا تھا۔ سعد، جن کو ابھی حقارت کے ساتھ نکالا گیا تھا انتہائی اعزاز کے ساتھ واپس لائے گئے۔ دنیا جس شادی کا تصور بھی نہ کرسکتی تھی وہ شادی طے ہوگئی اور سعد اس تقریب کا ضروری سامان خریدنے کے لیے بازار پہنچے۔ خوشی اور آرزوؤں کے جذبات میں تلاطم بپا تھا۔ زندگی کی ایک کچلی ہوئی حسرت، ایک حسین آرزو کی سمت بڑھ رہی تھی کہ اچانک ایک نئی عظیم آزمائش کا موڑ سامنے آگیا۔ انھوں نے بازاروں کو اس پکار سے گونجتا ہوا پایا:

"اے خدا کے بندو! میدان جہاد کے لیے تیار ہوجاؤ۔"

سعد چلتے چلتے رک گئے۔ جذبات کا طوفان اچانک ٹھیر گیا، نفس کی ساری دنیا اس ایک پکار میں گم ہوگئی، جذبات کے نشیلے خواب ایک لافانی حقیقت میں جذب ہوگئے "نئی نویلی دلہن کے خوابوں سے کھیلنے والا اب اپنی موت کو سینے سے لگانے پر تیار کھڑا تھا، دنیا کی لذیذ فرصتوں کی طرف بڑھنے والے قدم رُکے اور خُدا کی طرف بڑھ گئے، شادی کے سامان کی جگہ انہوں نے جہاد کا سازوسامان خریدنا شروع کیا، پھر راہ جہاد پر وجد کرتے ہوئے چل دیئے، اب ان کے سامنے شبستان عروسی نہیں اس جنت کا تصور تھا جس میں خدا سے زیادہ حسین ترکوئی شے نہیں۔

اب ان کی زندگی اس مقام پر تھی کہ جہاں موت ہی سب سے حسین آرزو ہوتی ہے جہاں انسان سُرخی حنا کے بجائے شہادت کی مقدس آغوش میں اپنی سرخی خون سے کھیلنا پسند کرتا ہے جذبات کے محل ہر گام پر ان کو پکار رہے تھے۔ مگر جانے والا قبر کی تنہائیوں کی طرف کھنچا جارہا تھا، شہادت کا جذبہ بے تاب تلواروں کی خون آشام پرچھائیوں کی طرف لپکتا جارہا تھا۔ خدا کا بندہ اپنے خدا سے ملاقات کے لیے بے قرار تھا۔

میدان جہاد میں ایک خوب صورت عمامہ باندھے ہوئے ایک مجاہد جان دینے کے لیے بے تاب نظر آرہا تھا مگر کوئی نہ پہچان سکا کہ وہ کون ہے؟ آج سوار کی صورت نہیں ان کی سیرت کا حسن دنیا کے سامنے تھا۔ ان کا جذبہ جاں نثاری ایک ایسا دل فریب منظر پیش کررہا تھا کہ دیکھنے والے رشک اور حیرت سے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے تھے، یکایک ان کے ہاتھ کی سیاہی لباس کے اندر سے ظاہر ہوئی اور سب سے پہلے رسول خدا نے پہچان لیا کہ یہ سعد ہیں آپ نے ان کو بے اختیار آواز دی۔ مگر آج خدا کے رسول کی آواز بھی ان کو شہادت کی سرمستی سے نہ چونکا سکی۔ وہ بڑھتے رہے۔ لڑتے رہے۔ لڑتے رہے اور بڑھتے رہے اور عبودیت کی نامعلوم گہرائیوں میں ڈوبتے چلے گئے۔ اور انسان اپنے خدا کے قدموں کو چھولینے کے لیے اپنے وجود کی حدوں سے آگے نکلتا ہوا ہمیشہ کے لیے دنیا سے دور نکل گیا۔

سیاہ فام جسم سرخ خون میں نہایا ہوا فرش خاک پر پڑا تھا اور روح اپنے معبود سے جاملی تھی۔ رسول خدا ان کی حسین لاش پر جھکے اور شدت جذبات میں بے جان نعش کو زانوئے مبارک پر رکھتے ہوئے بولے "اے قبیلہ ثقیف! خدا نے اپنے سعد کو قبیلہ ثقیف کی بیٹی سے کہیں زیادہ خوب صورت دلہن عطا فرمادی ہے"

سعد الاسودؓ کی کہانی میں انسانی جذبات کے لیے کیسی عبرت کا سامان ہے! لیکن کون ہے جو اس عبرت ونصیحت کے خزانوں سے اپنے دامن بھرے، کون ہے جو یہ بات سمجھ سکے کہ انسان، انسانی چہرے کا نام نہیں، بلکہ اس انسان کا نام ہے جو آدمی کے اندر چھپا ہوا ہے؟ کون جانے کتنے ہی ایسے خوب صورت چہرے ہیں جن کے اندر ایک خوفناک انسان چھپا ہوا ہے۔ اس حقیقت کو دیکھنے کے لیے چشم سر کی نہیں بصیرت ایمانی کی ضرورت ہے، کیا ہم اس حقیقت کو دیکھ سکتے ہیں؟ اور اگر نہیں دیکھ سکتے تو سوچو، کیا ہم پھر بھی مسلمان ہیں؟

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

یادرفتگان

رحمتوں کا نزول ہو تجھ پر

آہ بھائی صاحب! رحمۃ اللہ علیک ...

مولانا محمد کلیم صدّیقی

قارئین ارمغان کی خدمت میں نہایت افسوس کے ساتھ التماس ہے کہ اس حقیر کے برادر مکرم جناب الحاج محمد علیم صدیقی ایڈوکیٹ نور اللہ مرقدہ گذشتہ منگل ۱۱ر صفر المظفر مطابق ۲۹ر اگست کو انتقال فرما کر رب کریم کی جوار رحمت میں چلے گئے، ان کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت فرما کر اس حقیر کے اوپر احسان فرمائیں۔

بڑے بھائی کا درجہ اسلام میں والد کے برابر ہے، اور اس دنیا میں سماجی رشتوں کا رب کریم نے ایسا تانا بانا بنایا ہے کہ بڑے تو بڑے چھوٹے رشتہ دار اور بھائی بہنوں کے بھی ان پر احسانات ہوتے ہیں، مگر ان میں کچھ عزیز اور بھائی بہن ایسے ہوتے ہیں جو اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں پر احسانات اور ان کے ساتھ والہانہ محبت میں نثار ہونے والے بنا کر پیدا کئے جاتے ہیں، ایسے ہی ایک مثالی بھائی تھے ہمارے برادر مکرم، جن کو ہم سبھی بہن بھائی ، بھائی صاحب کہا کرتے تھے، اور اس حقیر کے تعلق کی وجہ سے ہمارے سبھی متعلقین ان کو بھائی صاحب کہتے تھے۔

مجھے یاد ہے میں چار سال کا تھا تو امی کا اصرار ہوا کہ اب میرا باقاعدہ مدرسہ میں داخلہ ہو جانا چاہئے، والد صاحب سے اصرار کیا تو انہوں نے بھائی صاحب کو بلایا، جو اس وقت کھتولی اسکول میں پڑھنے جاتے تھے، کہا کہ علیم جایئے اور کلیم کا داخلہ مدرسے میں کروا آیئے۔ بھائی صاحب مجھے لے کر مدرسہ فیض الاسلام، جو اس وقت جامع مسجد پھلت میں پانچویں کلاس تک سرکاری منظوری کے ساتھ چلتا تھا، اس کے ہیڈ ماسٹر ہمارے بزرگ استاذ محترم منشی فضل احمدؒ تھے۔ ہم وہاں پہنچے، تو چونکہ اس حقیر کی عمر چار سال تھی، اس وقت کوئی جی او (سرکاری حکم نامہ) ڈپٹی صاحب کے یہاں سے آیا تھا، کہ پانچ سال سے کم میں اول کلاس میں داخلہ نہیں ہوسکتا، منشی فضل صاحب نے معذرت کی، تو بھائی صاحب نے کہا بالکل صحیح تاریخ تو معلوم نہیں، آپ پانچ سال ہی لکھ لیجئے، اور میرا داخلہ ہو گیا۔

داخلے کے پہلے سے لے کر وصال تک ہر دن اور ہر لمحہ ان کی محبتیں اور شفقتیں اس حقیر پر ہمیشہ رہیں، اور روز بڑھتی رہیں۔ شاید سن 1952 میں والد صاحب کے ساتھ حج کو گئے، تندرست تھے اور بچپن سے ایسی پرکشش شخصیت تھی کہ امی بتایا کرتی تھیں، کہ کوئی بھی حاجی دیکھتا تو ان کو گود میں اٹھا کر چل دیتا، طواف کراتا، کبھی ملتزم سے چپکاتا، اور کبھی حجر اسود کا بوسہ دلاتا، ایک بار ہم زمزم پر گئے تو ایک حاجی نے بھائی صاحب کو دیکھا، گود میں اٹھا کر سیڑھیوں سے اتار کر زمزم میں نیچے لے گیا، اور زمزم پلا کر اوپر لایا۔ دعا کے لئے اٹھے ہوئے ننھے ننھے ہاتھ، اور آنکھوں میں آنسو دیکھ کر ہر حاجی ان سے پیار کرتا تھا۔

اسکول کی تعلیم کے بعد جاٹ کالج مظفر نگر سے انھوں نے ایس سی اے جی کیا، بعد میں ایم اے میرٹھ کالج سے۔ ایل ایل بی ، اے ایم یو علی گڑھ سے، اور پھر ایل ایل ایم میرٹھ کالج سے کیا۔ وہ اپنی تندرستی کا بہت خیال کرتے تھے، ورزش، دوڑ دھوپ، والی بال

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

، کبڈی اور دوسرے کھیلوں میں بھی دل چسپی رکھتے تھے، بلکہ اچھے کھلاڑی تھے، جیپلین اور ڈسک تھرو میں کئی بار انعام لائے۔ مگر جہاں رہے، وہاں ان کے بارے میں یہ بات ضرور مشہور رہی کہ وہ جو تہجد گذار نوجوان ہے۔ والدین کے آخری درجہ میں فرماں بردار اور نور نظر رہے۔ سارے بھائی بہنوں میں سب کے پیارے تھے۔

میرٹھ میں وکالت کرتے تھے اور کورٹ کے سینئر اور مشہور وکیلوں میں شمار ہوتا تھا، دسیوں جونیر وکیلوں کو انھوں نے وکالت سکھائی، میرٹھ کے اچھے وکیلوں میں شمار ہوتے تھے، ہمارے یہاں پھلت میں ایک اجلاس ہوا، میرے حضرت والا حضرت مولانا علی میاں نور اللہ مرقدہ نوچندی ایکسپریس سے میرٹھ تشریف لائے، تو بھائی صاحب کی خواہش بھی تھی اور اس حقیر کو بھی خیال ہوا کہ پروگرام رات میں ہے، وہاں دن بھر تکلیف ہوگی، حضرت والا یہاں میرٹھ میں آرام فرمالیں، اس لئے بھائی صاحب کے یہاں دن میں قیام اور ناشتے کا نظم کیا۔ حضرت والا تشریف لائے، دیکھا گھر کے باہر تختی لگی ہوئی ہے'' محمد علیم صدیقی ایڈوکیٹ'' حضرت والا نے اس حقیر کو بلایا اور پوچھا کہ تمہارے بھائی وکیل ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ حضرت نے فرمایا کہ ہم ذرا وکیلوں کے یہاں کھانے سے احتیاط کرتے ہیں، یا تو ہم سے پیسے لے لو، یا ہمارا ناشتہ تم اپنے ذمہ لو۔ اس حقیر نے عرض کیا جی حضرت آپ مطمئن رہیں، یہ بات بھائی صاحب کے کانوں میں بھی پڑ گئی، بس وہ دن زندگی کا آخری دن تھا، وکالت چھوڑ کر کچہری جانا بند کردیا۔ کھیتی کا مشغلہ رہا، اور بھی کوششیں کیں، اور فارغ البالی کے ساتھ جیسے پہلے رہتے تھے، وکالت چھوڑنے کے بعد مالی وسائل کے سلسلہ میں بڑے مجاہدات سے دن گذرے، مگر انہوں نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ اس کے بعد حضرت مولانا نور اللہ مرقدہ سے اصلاحی تعلق بھی قائم کرلیا تھا۔ تکیہ حاضری دی، شاید ایک ہفتہ اس حقیر کے ساتھ قیام رہا۔ بڑی قابل رشک حالت تھی، میرے حضرت والا نے دو بار اس حقیر سے بڑی محبت سے فرمایا کہ تمہارے بھائی صاحب کی ماشاء اللہ بہت اچھی حالت ہے، بڑی ترقی کی امید ہے۔ اس کے بعد حرمین شریفین حاضری کا سلسلہ شروع ہوا، اور وہاں کی حاضری کا حال، اللہ اللہ بس وہ ہی جانے جس نے اپنا دیوانہ بنایا تھا، ہر وقت طواف اور ملتزم اور حطیم پر تڑپتے دیکھا، اور بالکل معجزانہ طور پر بار بار حاضری در حاضری ہوتی تھی کہ ہر ایک کو تعجب ہوتا تھا۔ حضرت والا حضرت مولانا علی میاں نور اللہ مرقدہ کے بعد حضرت مولانا سید محمد رابع صاحب نور اللہ مرقدہ سے اصلاح کے سلسلہ میں رجوع کیا، حضرت مرشد الامت سے بھی والہانہ تعلق رہا، اور حضرت بھی بہت قدر فرماتے تھے، وہ فون ملاتے اور مصباح صاحب جو حضرت والا کے خادم تھے، جب بھی بتاتے کہ کلیم صاحب کے بڑے بھائی کا فون آیا ہے، تو بڑی محبت سے فرماتے لاؤ لاؤ، بات کراؤ۔ میری حضرت والا سے فون پر بات ہوتی یا خود حاضر ہوتا تو حضرت والا اکثر محبت سے فرماتے کہ بہت مخلص اور محبت کے آدمی ہیں، بہت خوشی ہوتی ہے بات کرکے۔

زندگی کا مقصد بس اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی تھا:

مری زندگی کا مقصد ترے دیں کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلماں میں اسی لئے نمازی

بھائی صاحب کے دو بچے ہیں۔ ایک بیٹا عزیزم مظہر علیم، اور ایک بیٹی اثنا علیم۔ دونوں کو بہت معیاری اسکولوں میں اعلی تعلیم دلائی، بیٹی کا رشتہ اس حقیر کے مشورہ سے نمونہ سلف حضرت قاضی عبد العلی بھوپالی کے بڑے صاحب زادے مولانا حکیم عبد القوی کے صاحب زادے جو ڈاکٹر ہیں اور سرکاری ملازم ہیں، سے کردیا تھا، اس حقیر نے مولانا محترم سے درخواست کی کہ بھائی صاحب کو بچی سے بہت محبت ہے، جے پور ذرا دور ہے، آپ بچے کو دہلی شفٹ کروادیجئے، وہ ازراہ کرم فورا تیار ہوگئے، اچانک اس حقیر کو ایک دعوتی تقاضے کی وجہ سے دسترخوان اسلام پر آئے ایک نووارد کا

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

رشتہ مطلوب تھا، اس حقیر نے دعوتی تقاضا اور مصلحت بتا کر بھائی صاحب اور بھابی جان سے درخواست کی، تو وہ فوراً تیار ہوگئے اور پہلا رشتہ ختم کر کے یہاں شادی ہوئی، اور اس شادی کی وجہ سے پورے خاندان کو بڑے مجاہدہ اور امتحان سے گذرنا پڑا، مگر بھائی صاحب ہمیشہ بڑے مطمئن رہتے تھے کہ ہم نے تو اللہ کے دین اور دعوتی مصلحت کے لئے یہ رشتہ کیا تھا۔

معمولات اور معاملات کے اس قدر پابند تھے کہ اس کی مثال مشکل سے ملے گی، مگر اس کے باوجود اپنے کو دنیا کا سب سے ناکارہ اور گناہ گار انسان سمجھتے تھے، اور چھوٹے سے چھوٹے سے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتے تھے۔ میرٹھ گھر پر کوئی مہمان آتا، خصوصاً کوئی عزیز رشتہ دار تو بس بچھ جاتے، کبھی بازار سے یہ لا رہے ہیں کبھی وہ۔ پہلے سے اطلاع ہوتی تو گویا ضیافت کے لئے جان قربان کردیں گے۔

ادھر ایک ڈیڑھ سال سے ملٹی پل مائی لوما (ایک خون کی بیماری) میں مبتلا تھے، ایمس دہلی میں علاج چل رہا تھا، ایک ہفتہ پہلے ڈاکٹر کو دکھانے کے لئے تشریف لائے، مگر بہت کمزوری محسوس کر رہے تھے، اتوار کی شام کو کمزوری بڑھ گئی، چھوٹے بھائی جناب ڈاکٹر سلیم صاحب نے چیک کیا، تو معلوم ہوا کہ آکسیجن کافی کم ہوگیا ہے، ہوسپٹل لے جایا گیا، جہاں طبیعت سنبھل نہ سکی، آخری وقت میں جب تک آواز رہی، بار بار بالجہر کلمہ شہادت پڑھتے رہے، اور وعدہ وفائی کا وہ کلمہ پڑھتے پڑھتے جان جان آفریں کے سپرد کردی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالی ہمارے مشفق و محسن بھائی صاحب مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں، ان کی سیئات کو حسنات میں مبدل فرما کر اپنی جوار رحمت میں خاصان خاص بندوں کے ساتھ حشر فرمائیں، قارئین ارمغان کی خدمت میں ایک بار پھر دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کی درخواست ہے۔

چند اشعار

شکریہ اے قبر تک پہنچانے والو شکریہ
اب اکیلے ہی چلے جائیں گے اس منزل سے ہم

قمر جلالوی

ماں کی آغوش میں کل موت کی آغوش میں آج
ہم کو دنیا میں یہ دو وقت سہانے سے لگے

کیف بھوپالی

ناامیدی موت سے کہتی تھی اپنا کام کر
آس کہتی ہے ٹھہر خط کا جواب آنے کو ہے

فانی بدایونی

قید حیات و بند غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

مرزا غالب

ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

امیر مینائی

بچھڑا اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

خالد شریف

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

ثاقب لکھنوی

اس گلی نے یہ سن کے صبر کیا
مرنے والے یہاں کے تھے ہی نہیں

جون ایلیا

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

خبروں کی دنیا

News World

سعد ادریس ولی اللہی

جامعہ امام ولی اللہ پھلت میں اسپورٹس مقابلے

ماہ ستمبر کے آغاز میں پھلت کی تاریخی درس گاہ جامعہ امام ولی اللہ اسلامیہ میں پانچ روزہ شش ماہی اسپورٹس مقابلے منعقد کئے گئے، جس کا افتتاح جامعہ کے مہتمم مولانا محمد طاہر ندوی، اور پھلت کے گرام پردھان محمد وسیم قریشی نے کیا، اس موقع پر کرکٹ والی بال، شوٹنگ بال، کبڈی، لمبی دوڑ، ہائی جمپ جیسے مختلف کھیلوں میں طلبائے جامعہ نے شرکت کی، اور زبردست پرفارمنس کا مظاہرہ کیا، ان مقابلوں میں تقریباً اسّی طلباء نے شرکت کی۔

سردھنہ میں درس قرآن کا افتتاحی پروگرام

مسجد محلّہ پیرزادگان سردھنہ کے زیر اہتمام مکہ مسجد جگموہن نگر دورالہ روڈ سردھنہ میں 20 اگست 2023 اتوار کو درس قرآن کا ایک افتتاحی پروگرام منعقد ہوا، اس تقریب کے مہمان خصوصی جامعہ امام ولی اللہ پھلت استاذ مفسر قرآن مولانا وصی سلیمان ندوی اور ڈاکٹر مفتی محمد عاشق صدیقی تھے، اس کے علاوہ دارالعلوم منہاج الدعوۃ الہیڑی سہارنپور سے مولانا محمد عامر ندوی اور مولانا طارق بھی شریک ہوئے، تقریب کا آغاز مفتی عبدالصمد صاحب و قاری محسن صاحب نے کیا، اس موقع پر مولانا وصی سلیمان ندوی نے اپنے کلیدی خطاب میں، قرآن کریم کو سمجھنا کیوں ضروری ہے اس کی اہمیت، ضرورت وفضیلت پر روشنی ڈالی، اپنے تقریباً ایک گھنٹہ کے خطاب میں فرمایا کہ قرآن کریم تمام کتابوں میں سب افضل واعلیٰ اور ہر طرح کے شک وشبہ سے پاک کتاب ہے، جس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے، انہوں نے مزید فرمایا قرآن کریم تمام انسانوں کے لئے شفا ہے، ہدایت کا ذریعہ ہے، دستور ہے، لافانی قانون ہے قران کریم کی تلاوت جس گھر میں ہوتی ہے اس میں رحمتیں برکتیں نازل ہوتی ہیں، لڑائی جھگڑے، روحانی وجسمانی بیماریاں سب ختم ہو جاتی ہیں۔ درس قرآن کے تعلق سے فرمایا قرآن کریم کے احکامات کا سمجھنا وقت کی اہم ضرورت ہے کیونکہ جب تک خالق کی بات کو سمجھیں گے نہیں تو اس پر عمل کیوں کر ممکن ہے قرآن کریم کو سمجھنے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ نماز میں خشوع وخضوع کی کیفیت پیدا ہوتی ہے نمازوں میں دل لگنے لگتا ہے اس لئے ضرورت ہے کہ ہر مرد وعورت اس درس میں شریک ہو، مفتی محمد عاشق صدیقی نے فرمایا کہ درس قرآن بڑی خیر وبرکت کا ذریعہ ہے، حالات بہت نازک ہیں، ان حالات میں اس طرح کا سلسلہ قابل مبارک باد ہے، انہوں نے اس طرح کے قرآن فہمی کے حلقوں میں شرکت پر لوگوں کو ابھارا اور مزید حلقہ جات قائم کرنے کی صلاح دی اور فرمایا کہ اس میں لوگوں کو پورے ادب واحترام اور ذوق وشوق کے ساتھ شریک ہونا چاہئے، اخیر میں مفتی صاحب کی دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا پروگرام کے شرکاء میں مولانا محمد شکیل، حاجی اکبر، بھائی یامین، عرفان خان ارشاد مستری ریاست علی قابل ذکر ہیں، یہ درس قرآن ہر اتوار کو بعد نماز مغرب مولانا مفتی محمد شاہ عالم ندوی دیں گے۔ ان شاء اللہ

نوح فسادات کے متاثرین کی مالی امداد

گذشتہ دنوں خطہ میوات کے شہر نوح میں ہونے والے فسادات میں متوسط اور غریب طبقات کے جو لوگ متاثر ہوئے ہیں، حضرت مولانا سید ارشد مدنی کے حکم پر جمعیت علمائے ہند کے ایک وفد نے ایسے دوسو متاثرین کو بیس بیس ہزار روپئے کی مالی امداد کی ہے، جمعیت کے جنرل سکریٹری مفتی معصوم ثاقب قاسمی کی زیر قیادت یہ وفد نوح کے دورہ پر گیا تھا۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

فقہی مسائل

مفتی محمد عاشق صدیقی ندوی

س: تنہا نماز پڑھ رہا تھا، فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورت ملانا بھول گیا تو اب نماز کا کیا حکم ہے؟

ج: فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے، اور نماز میں بھولے سے واجب کے چھوٹ جانے سے سجدہ سہو لازم آتا ہے، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں فرض کی پہلی دو رکعتوں میں بھول کر سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت نہ ملانے سے نماز فاسد تو نہیں ہوگی، البتہ سجدہ سہو لازم آئے گا، سجدہ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی، اور اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو وقت کے اندر دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہے، اور وقت کے نکل جانے کے بعد اعادہ مستحب ہے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: (الفصل الثاني في واجبات الصلاة) يجب تعيين الأوليين من الثلاثية والرباعية المكتوبتين للقراءة المفروضة حتى لو قرأ في الأخريين من الرباعية دون الأوليين أو في إحدى الأوليين وإحدى الأخريين ساهيًا وجب عليه سجود السهو، كذافي البحر الرائق (کتاب الصلوٰۃ، الباب الرابع فی صفۃ الصلوٰۃ، الفصل الثانی فی واجبات الصلوٰۃ، ج:1، ص:71)

س: کیا فرضوں کی تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد بھولے سے سورت ملا لینے سے سجدہ سہو لازم ہو جاتا ہے؟

ج: واضح رہے کہ چار رکعات والی فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت نہ ملانا سنت ہے، واجب نہیں؛ لہٰذا چار رکعات والی فرض نماز پڑھتے ہوئے تیسری رکعت میں فاتحہ کے ساتھ سورت ملانے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ نماز درست ہو جائے گی۔

فتاوی شامی میں ہے: (واكتفى) المفترض (فيما بعد الأوليين بالفاتحة) فإنها سنة على الظاهر، ولو زاد لا بأس به (وهو مخير بين قراءة) الفاتحة وصحح العيني وجوبها (وتسبيح ثلاثا) وسكوت قدرها، وفي النهاية قدر تسبيحة، فلا يكون مسيئا بالسكوت (على المذهب) لثبوت التخيير...

(کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج:1، ص:511

س: زید کو سڑک پر ہاتھ پر باندھنے والی قیمتی گھڑی ملی ہے تو اب اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

ج: صورتِ مسئولہ میں راہ چلتے ہوئے سڑک سے پائی ہوئی گھڑی کا حکم یہ ہے کہ اگر زید کو گھڑی کا مالک معلوم ہے تو اس کو واپس کر دے، تاہم اگر مالک معلوم نہیں ہے، تو حتی الوسع اس گھڑی کی مناسب مدت (جس وقت تک غالب گمان ہو کہ وہ شخص اپنی گمشدہ چیز کی تلاش میں ہوگا) تک تشہیر کی جائے، اور تشہیر کرنے کے باوجود بھی اگر مالک کا پتا نہ چلے تو اب اٹھانے والے کو اختیار ہے کہ چاہے تو اپنے پاس محفوظ رکھے جب تک کہ اس کا مالک مل جائے، یا پھر اس کو مالک کی طرف سے صدقہ کر دے، نیز صدقہ کرنے کے بعد اگر مالک مل جائے تو اسے بتایا جائے کہ گھڑی اس کی طرف سے صدقہ کر دی گئی ہے، اگر وہ اس کو قبول کر لے تو صدقہ اس کی طرف سے ہو جائے گا، اور اگر وہ اپنی گھڑی کا مطالبہ کرے تو اس کی مالیت اسے دی جائے، اس صورت میں صدقہ کا ثواب صدقہ کرنے والے کو ملے گا۔

فتاوی عالمگیری: (کتاب اللقطۃ، ج: 2، ص: 289، 290، ط: دارالفکر بیروت)

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

کتاب نما

نام کتاب : بڑوں کی باتیں

مصنف : جناب مولانا ممشاد علی قاسمی

صفحات : 336 **قیمت :** =/120 روپئے

ملنے کا پتہ : فلاح دارین اکیڈمی، مقام بلاس پور ضلع مظفر نگر (یوپی) 251001

موبائیل: 9927234274

محترم جناب مولانا ممشاد علی قاسمی مغربی اتر پردیش کے ان خوش نصیب اہل قلم میں شامل ہیں، جن کی تحریریں اس عہد کی تاریخی دستاویز اور سند کا درجہ رکھتی ہیں، مسلمانوں کے ملی اور قومی مسائل پر ان کا قلم جب چلتا ہے تو فکر کے موتی رولتا اور لعل وگہر لٹاتا ہے، ان کی حساسیت اور فکری بلندی کے باعث ان کی تحریریں بڑے ذوق وشوق سے پڑھی جاتی ہیں اور اہل علم کے حلقہ میں مقبولیت حاصل کرتی ہیں۔ تاریخ درس نظامی۔ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، اکابر ومشاہیر امت کی نظر میں۔ ہواؤں کا سفر۔ تذکرہ علامہ رفیق احمد بھیسانی ؒ۔ مفتی نصیر احمد صاحب، حیات و خدمات ان کی چند ایسی ہی قابل ذکر تصنیفات ہیں، جن میں قاری کے لئے کچھ نہ کچھ نیا مواد، اور ایک نیا انداز بیان نظر آتا ہے۔

پیش نظر کتاب ''بڑوں کی باتیں'' مصنف کے ان تأثراتی مضامین کا مجموعہ ہے، جو انہوں نے مختلف شخصیات پر لکھے ہیں، اس کتاب میں صرف ایسی شخصیات پر ہی قلم اٹھایا گیا ہے، جس کو مصنف نے براہ راست دیکھا اور برتا ہے اور ان کے کسی خاص پہلو سے تأثر قبول کیا ہے۔ اس فہرست میں امت کے مشاہیر علماء بھی شامل ہیں، اور بعض نسبتاً گم نام اصحاب فضل وکمال بھی۔ یہ مصنف کے قلم کی خوبی ہے کہ انھوں نے ہر شخصیت کے کسی ایسے پہلو پر روشنی ڈالی ہے جس سے وہ خود متأثر ہوئے، اپنے اس آشیانے کے لئے انہوں نے ایسے تنکے منتخب کئے ہیں جو ان کے دل میں چبھ گئے، اور یادگار بن گئے۔ اس طرح کے مؤثر واقعات کا انتخاب، اور اس پر مصنف کے قلم کی شگفتگی، طرز تحریر اور توازن واعتدال اس سب نے مل کر ایک خاص کیفیت پیدا کر دی ہے۔ بقول غالب:

ذکر اس پری وش کا اور پھر بیاں اپنا

یہ کتاب جن اصحاب فضیلت شخصیات کے ذکر پر مشتمل ہے ان میں: قاری محمد طیب صاحبؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ، مفتی محمود حسن گنگوہیؒ، حضرت مولانا شاہ ابرار الحق ہردوئیؒ، حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندویؒ، حضرت مولانا وحید الزماں کیرانویؒ، مولانا عبد اللہ عباس ندویؒ، مولانا احمد حسن دیوبندیؒ، مولانا واجد حسین صاحب دیوبندیؒ، حضرت مفتی مظفر حسین صاحبؒ، مولانا اطہر حسین صاحبؒ، مفتی سعید احمد پالن پوریؒ، مولانا عبد الاحد دیوبندیؒ، مولانا سید واضح رشید صاحب ندویؒ، مولانا ظہور الحسن کسولویؒ، مولانا سید ابوالکلام صاحبؒ، جناب سید حامد صاحبؒ، مولانا قاری محمد عثمان صاحبؒ، مولانا سید حفظ الکبیر صاحبؒ، مولانا سید حمزہ حسنی صاحبؒ، مولانا عقیل الرحمٰن جلال آبادی مدظلہم العالی، حاجی عبد الرزاق نصیر آبادیؒ شامل ہیں۔

کتابت اور طباعت بہت معیاری اور عمدہ ہے، دعا ہے کہ مصنف کی یہ کوشش کامیاب ہو، اور اس سے پورا فائدہ اٹھایا جائے ہر خاص وعام سے اس کا مطالعہ کرنے کی درخواست ہے۔

تعارف : وصی سلیمان ندوی

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

آخری صفحہ

رات کا انجام بھی معلوم ہے مجھ کو سرور

انگلینڈ کے سفر کے دوران لسٹر شہر پہنچے تو مفتی صاحب تشریف لائے اور انہوں نے بتایا کہ لیسٹر ریڈیو پر ایک گھنٹہ کا اسلامی پروگرام ہوتا ہے، ٹی وی اور سوشل میڈیا کی بھرمار میں ریڈیو اسلام جنوبی افریقہ کے مسلمانوں کے گھروں میں غیر معمولی دل چسپی سے سنا جاتا ہے، مفتی صاحب کا اصرار تھا کہ آج کے پروگرام میں یہ حقیر شریک ہو، اس حقیر نے حکم سمجھ کر قبول کرلیا، پہلے بیس منٹ کا انٹرویو ہونا تھا، پھر پانچ منٹ بریک کے بعد آدھا گھنٹہ کسی خاص موضوع پر خطاب، حسب معمول انٹرویو ہوا تو اس حقیر نے ہندوستان کے حالات پر اپنے مزاج کے مطابق مثبت گفتگو کی، اور اپنے ملک اور برادران وطن کی محبت بھری فطرت کی تعریف کی، اور اس سلسلہ میں دلیل اور ثبوت کے طور پر سوال و جواب کے دوران اپنے تجربات پیش کئے، انٹرویو کے بعد ۵؍منٹ کا بریک تھا، جس میں اشتہارات وغیرہ ہو تے تھے، اس دوران سامعین کے کچھ فون بھی آئے، ایک بہن جو اسکاٹ لینڈ میں رہتی ہیں انہوں نے اپنا نام انجو بتایا، فون پر مجھ سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی، یہ وہ ایام تھے کہ میوات کے جے سنگھ پور گاؤں کے ایک مسلم پہلو خان کو شر پسندوں نے تین روز پہلے بیدردی سے شہید کردیا تھا، انجو بہن نے بات کی کہ آپ نے انڈیا اور انڈیا کے لوگوں کے لئے جو باتیں کہیں، ہم بھی اس کو اسی طرح سمجھتے ہیں مگر اب ہندوستان ہمارا وہ ہندوستان نہیں رہا، جب سے بھائی پہلو خان کے بیدردی سے شہید ہونے کی خبر سنی ہے، تب سے مجھے خود کو انڈین کہتے ہوئے شرم لجا آرہی ہے، انہوں نے کہا آپ جب بھی انڈیا جائیں تو پلیز میرا ایک کام کردیں کہ پہلو خان کے گھر جا کر ان کے گھر والوں کو میرا اسلام کہئے، اور یہ کہ دکھ اور غم کی اس گھڑی میں آپ اکیلے نہیں ہیں بلکہ اسکاٹ لینڈ میں رہنے والی آپ کی ایک بہن انجو اس کا پورا پریوار آپ کے ساتھ ہے تین دن سے ہم نے بھی پہلو بھیا کی موت کے غم میں چولہا نہیں جلایا۔

اس حقیر کی ہندوستان واپسی ہوئی، اس ظالمانہ موب لنچنگ پر پوری دنیا میں احتجاج ہو رہا تھا خصوصاً میوات میں تو حالات بہت ہنگامی تھے، ایک ہفتہ کے بعد ہمارے محبّ رفیق گرامی مولانا سراج الدین کا فون آیا، بولے حضرت یہاں ایک بڑا مسئلہ ہوگیا ہے، یہاں کے لوگوں نے اکٹھا ہوکر حضرت مولانا ارشد مدنی دامت برکاتہم کی آمد پر ایک پروگرام رکھ لیا، بڑی تعداد میں لوگ جمع ہو رہے ہیں، مقامی جمعیت کے ذمہ دار نے اس وجہ سے کہ مقامی ذمہ دار سے رابطہ کے بغیر حضرت کا پروگرام کیوں ہو رہا ہے، کسی طرح حالات بتا کر حضرت مولانا کا پروگرام ملتوی کرادیا، علاقہ کے ذمہ داروں، چودھریوں کو یہ معلوم ہوگیا ہے، وہ لوگ بڑے غصہ میں ہیں، مجمع بہت ہوگا، ایسے میں کسی ہنگامے کا خطرہ ہے، مولانا نے کہا اس کا حل صرف یہ ہے کہ آپ تشریف لے آئیں تو علاقہ کے لوگ آپ سے والہانہ تعلق رکھتے ہیں، ان کا غصہ ٹھنڈا ہو جائیگا اس حقیر نے نزاکت دیکھ کر حاضری کا ارادہ کرلیا۔ جلسہ میں پہنچے تو دیکھا حدنگاہ تک انسانوں کا سیلاب ہے، اور اسٹیج پر میوات کے تمام ذمہ دار علماء اور مقتدر شخصیات، اور بڑی تعداد میں غیر مسلم اور کسان تنظیموں کے ذمہ دار بھی ہیں، ایک غیر مسلم ذمہ دار نے جلسہ میں اعلان کیا کہ اس غم اور دکھ کی گھڑی میں ہماری پوری تنظیم شہید پہلو خان کے پریوار کے ساتھ ہے، ہماری تنظیم درندہ قاتلوں کو سزا دلانے میں پورا خرچ برداشت کر کے سپریم کورٹ تک مقدمہ لڑے گی۔

اس حقیر کو اچانک انجو بہن کا پیغام یاد آیا، دل میں آیا کہ اس کے جذبہ خلوص کی قبولیت کی بات ہے کہ اتنے بڑے مجمع میں اللہ نے مجھے بھیج دیا، اس حقیر نے مجمع کے سامنے انجو کا محبت بھرا پیغام گھر والوں تک پہنچایا اور یہ بات کہی کہ ایسے پیارے محبت بھرے ملک میں درندہ صفت لوگ کتنی بھی نفرت کی بات کریں اور ظلم کریں، مگر تب تک مایوس ہونے کی ضرورت نہیں جب تک سات سمندر پار اسکاٹ لینڈ میں رہنے والی انجو جیسی بہن پہلو خان کے شہادت کے غم میں اپنے گھر میں چولہا نہیں جلاتی ہے۔ یہ ملک جہاں سے ہمارے نبی ﷺ کو چودہ سو سال پہلے محبت کی خوش بو آئی تھی، یہ محبت بھرے لوگوں کا ملک ہے، یہاں صرف محبت کی پذیرائی ہوتی ہے، اپنے مفادات اور سیاسی روٹیاں سینکنے کے لئے نفرت کی ہوا چلانے والوں کی آواز سے وقتی طور پر کچھ ماحول بگڑ جائے یہ ہوسکتا ہے، مگر پھر محبت کی آوازیں ہی یہاں پروان چڑھتی ہیں، اس لئے اس ملک میں رہنے والوں کے لئے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں، یہ اندھیرے بس عارضی ہیں، آج نہیں تو کل اس ملک میں محبت کی صبح ہی اصل صبح ہوگی۔ بقول سرور بارہ بنکوی:

رات کا انجام بھی معلوم ہے مجھ کو سرور
لاکھ اپنی حد سے گذرے تا سحر جائے گی رات

مولانا محمد کلیم صدیقی